مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کا ترجمان

ہفت روزہ ختم نبوت کراچی

"یہ وطن جس کی خاک کا ہر ذرہ مجھے عزیز ہے ہر چیز سے عزیز تر ہے اس کی آزادی سالمیت اور استحکام جزو ایمان ہے۔ پاکستان کی آزادی کی حفاظت کے لیے کروڑوں عطاء اللہ شاہ بخاری قربان کیے جا سکتے ہیں لیکن یہ برداشت نہیں کر سکتا کہ میرے وطن کی آزادی پر کوئی آنچ آئے۔"

(امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ)

جلد ۳

یکم تا ۷ محرم ۱۴۰۵ھ مطابق ۲۸ ستمبر تا ۴ اکتوبر ۱۹۸۴ء

شمارہ ۱۵

خصائل نبویؐ

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے سونے کا ذکر

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب سہارنپوری مہاجر مدنی رح

۲ - حدثنا محمود بن غیلان حدثنا عبد الرزاق حدثنا سفیان عن عبد الملک بن عمیر عن ربعی ابن حراش عن حذیفۃ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا اوی الی فراشہ قال اللھم باسمک اموت واحیی و اذا استیقظ قال الحمد للہ الذی احیانا بعد ما اماتنا والیہ النشور۔

---

۲ - حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب بستر پر لیٹتے اللھم باسمک اموت واحیا۔ پڑھتے تھے۔ یا اللہ تیرے ہی نام سے مرتا (یعنی سوتا) ہوں۔ اور تیرے ہی نام سے زندہ ہوں گا (یعنی سوکر اٹھوں گا

فائدہ نوم موت کے مشابہ ہوتی ہے۔ اس لیے سونے کو مرنے سے اور جاگنے کو زندگی سے تعبیر کر دیتے ہیں۔ اور اس لئے بھی سوتے وقت دائیں کروٹ پر لیٹنا چاہیے کہ سونا مرنے کا نمونہ ہے اور جب جاگتے تو یہ دعا پڑھتے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَیْهِ النُّشُوْرُ

تمام تعریف اس اللہ جل وعلا کے لیے ہے جس نے موت کے بعد زندگی عطا فرمائی اور اسی پاک ذات کی طرف قیامت میں لوٹنا ہے (یا زندگانی کی پریشانیوں میں وہی مرجع ہے)

فائدہ چونکہ نیند موت کے مشابہ تھی۔ اس لیے جاگنے کو دوبارہ زندہ ہونے سے تعبیر کیا۔ علماء نے لکھا ہے کہ سوکر اُٹھنے کے بعد بھی یہ سوچنے کی چیز ہے کہ اسی طرح مرنے کے بعد قیامت میں دوبارہ زندہ ہونا ہے۔ درحقیقت حق تعالیٰ شانہ نے اس دنیا کو آخرت کی مثال بنایا ہے اور عبرت اور غور کے واسطے ہر قسم کی چیزیں یہاں پیدا فرمائیں۔ دنیا کی ساری زندگی ایک خواب سے زیادہ نہیں ہے۔ ایک آدمی نہایت ہی خوش حال ہے متمول ہے ہر قسم کی راحت کے سامان اس کے پاس موجود ہیں کسی قسم کی اس کو کوئی بھی تکلیف نہیں ہے اور وہ خواب میں اگر اپنے کو قید میں کوڑے کھاتا ہوا دیکھے ہر قسم کی مصیبتوں میں گرفتار دیکھے وہ نہیں سمجھ رہا کہ یہ خواب ہے وہ اس سے بھی پریشان بھی ہے رو بھی رہا ہے لیکن دفعۃً آنکھ کھل جاتی ہے وہ سب آرام و آرام مل جاتے ہیں۔ اس خواب کی تکلیف کا ذرا بھی احساس اس کو نہیں رہتا اسی طرح ایک دیندار کا حال سمجھ لو وہ اس دنیا میں جتنی بھی تکالیف اٹھائے وہ خواب ہے اگر آنکھ کھلنے کے بعد اس کو ساری راحتیں میسر ہیں تو اس خواب کا کیا اثر اس پر ہوسکتا ہے اس کے بالمقابل حسرت سے غور کرو اس تہی دست پر جو اس خواب میں ہر قسم کے آرام پا رہا ہے مگر آنکھ کھلنے کے بعد وہ جیل خانہ میں ہے اس پر کوڑے پڑ رہے ہیں۔ تو اس خواب کی راحت و آرام کو لے کر وہ کیا چاٹ لے گا۔ ایک باشقت سزا کا قیدی خواب میں اپنے آپ کو ہفت اقلیم کا بادشاہ بنا ہوا دیکھے لیکن آنکھ کھلنے کے بعد وہ جیل کی اندھیری کوٹھری میں ہے ہتھکڑی لگی ہوئی ہے تو اس خواب کی بادشاہت سے اس کو کیا اس گر کو صحابہ رضؓ نے سمجھا تھا۔ اس لیے وہ دنیا میں ہر مشقت کو لطف و لذت سے برداشت

باقی صفحہ ۱۹ پر

مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کا ترجمان

جلد نمبر
۳

ختم نبوت
کراچی

شمارہ نمبر
۱۵

زیر سرپرستی

حضرت مولانا خان محمد صاحب
دامت برکاتہم سجادہ نشین
خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

فی پرچہ

دو روپیہ

فون نمبر

۷۱۱۶۷۱

بدل اشتراک

سالانہ ـــ ۷۰ روپے
ششماہی ـــ ۴۰ روپے
سہ ماہی ـــ ۲۰ روپے

فہرست

۱ ـــ خصائل نبوی حضرت شیخ الحدیث ۳
۲ ـــ تعلیمی نصاب محمد سمیع اللہ ۴
۳ ـــ ابتدائیہ عبدالرحمٰن یعقوب باوا ۵
۴ ـــ مرزا قادیانی اور مسئلہ جہاد
مولانا تاج محمد فقیروالی ۶
۵ ـــ ختم نبوت
تقریر مولانا لال حسین اختر ؒ ۸
۶ ـــ عمامہ اور اتباع سنت
محمد سمیع اللہ اسلام آباد ۱۴
۷ ـــ علامہ انور شاہ کشمیری ؒ اور ڈاکٹر اقبال ؒ
عبدالرحمٰن کندو ۱۷
۸ ـــ آپ کے خطوط ۱۹
۹ ـــ مانچسٹر کی رپورٹ مولانا محمد اقبال رنگونی ۲۰
۱۰ ـــ قادیانی افسران بدعنوانی اور فحاشی کے ذمہ دار ہیں عبد الحق ۲۱
۱۱ ـــ نقد و نظر مولانا منظور احمد الحسینی ۲۳

مدیر مسئول

عبدالرحمٰن یعقوب باوا

مجلس ادارت

مفتی احمد الرحمٰن
مولانا محمد یوسف لدھیانوی
ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر
مولانا بدیع الزمان
مولانا منظور احمد الحسینی

شعبہ کتابت

محمد عبدالستار واحدی

ناشر

عبدالرحمٰن یعقوب باوا
طابع: کلیم الحسن نقوی انجمن پریس کراچی
مقام اشاعت: ۲۰/A ساشرہ مینشن
ایم۔اے جناح روڈ۔کراچی۔

بدل اشتراک

برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

سعودی عرب	۲۱۰ روپے
کویت، اومان، شارجہ، دوبئی، اردن اور شام	۲۲۵ روپے
یورپ	۲۹۵ روپے
آسٹریلیا، امریکہ، کنیڈا	۲۷۰ روپے
افریقہ	۳۱۰ روپے
افغانستان، ہندوستان	۱۶۵ روپے

رابطہ دفتر

مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی ۳

محمد سمیع اللہ اسلام آباد

اسلامی نظریہ کی روشنی میں تمام علوم

کے نصاب کی تدوین نو کے کام میں تاخیر ایک مجرمانہ غفلت ہے

حالیہ علماء کنونشن کے آخری روز (۵ جنوری ۱۹۸۴ء) وفاقی وزیر تعلیم نے ایک قریبی ملک کی پہلی جماعت کے نصاب کی کتب سامعین کو دکھائیں۔ جن کو دیکھ کر معلوم ہوا کہ عربی۔ دینیات اور قرآن مجید کی تعلیم پہلی جماعت سے ہی دی جاتی ہے اور دیگر مضامین میں بھی اسلام کی طرز فکر کو ملحوظ رکھا گیا ہے اس سے بچے کو شروع سے ایمان کی پختگی نصیب ہو جاتی ہے ضروری ہے کہ ہمارے ہاں بھی تعلیمی نصاب میں اس مثال کو اپنایا جائے تاکہ ہماری نئی نسل کو اسلام سے وابستگی ہو اور وہ ایمان و یقین کی دولت کو حاصل کرکے نہ کہ گنوا کر درسگاہوں سے نکلیں۔

صرف دینیات کا مضمون شامل کرنے سے تعلیم میں اسلامی فکر کا نفاذ نہیں ہو سکتا۔ اس کے لئے ایسے مظاہر، سرگرمیوں اور تقریبات کو بھی رکوانا ہے جو اسلامی تہذیب کے منافی اور اخلاق کو بگاڑنے والی ہیں۔ تعلیمی اداروں کا ماحول اسلامی اقدار کا عکاس ہو۔ اسلامی نظریہ کی روشنی میں تمام علوم کے نصاب کی تدوین نو کا کام جو کہ ہنوز باقی ہے بلا تاخیر جلد مکمل ہونا چاہئے۔ سب سے زیادہ توجہ تربیت کی طرف دینے کی ہے، جس کا ابھی تک ہماری درسگاہوں میں فقدان ہے۔ نصاب کو اسلام کے اصولوں کے عین مطابق بنانے کے ساتھ ساتھ اساتذہ کا بلند مقام اور دینی فکر بہت ضروری ہے۔ پرائمری سکول سے بچوں کو اساتذہ کی سرپرستی میں وضو، نماز، اور دیگر اسلامی ارکان کی مشق کروائی جانی چاہئے۔ کیونکہ صحیح قسم کی تدریس، تربیت، اور رہبری کے بغیر دینی شعور اور ذہنی نشوونما مشکل ہی نہیں بلکہ ممکن ہی نہیں۔

طالبات کے لئے جداگانہ تعلیم اور جداگانہ نصاب مسلم معاشرے کی اہم ضرورت ہے، مخلوط تعلیم سے معاشرے میں بے شمار خرابیاں جنم لے رہی ہیں اور نوجوان نسل (جسے آئندہ چل کر پاکستان کی نظریاتی اور جغرافیائی سرحدوں کی حفاظت کرنا ہے) تیزی سے اسلامی آداب و عادات ترک کرکے یہود و نصاریٰ کے اخلاق و لباس و عادات کی تقلید میں لگی ہوئی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارے تعلیمی ادارے ناپسندیدہ افراد کی پناہ گاہ بنتے جا رہے ہیں۔ اور تعلیم عدم دلچسپی کا شکار ہوتی جا رہی ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہر صوبہ میں خواتین یونیورسٹی اور میڈیکل کالج کا قیام فوری عمل میں لایا جائے۔ تاکہ باپردہ طالبات بھی اعلےٰ تعلیم حاصل کر سکیں۔ اور نوجوان نسل اختلاط کے زہریلے اثرات سے محفوظ رہ سکے۔

پاکستان کے تعلیمی نظام میں طلباء کے اخلاق و کردار کی تنزلی ایک مجرمانہ غفلت کا نتیجہ ہے اس کا جلد تدارک نہ کیا گیا تو مستقبل میں ہم اسلامی تشخص کو مکمل طور سے کھو بیٹھیں گے

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ "اے اللہ کے پیغمبر بتلایئے کہ آدمیوں میں کون زیادہ دوراندیش ہے؟ فرمایا جو شخص موت کو زیادہ یاد کرتا ہے اور زیادہ سے زیادہ تیاری کرتا ہے ایسے لوگ دانشمند ہیں اور ایسے لوگوں نے دنیا کی عزت بھی حاصل کی اور آخرت کا اعزاز و اکرام بھی" (معجم صغیر طبرانی)

ابتدائیہ

پھر وہی اشتعال انگیزی

قادیانی آرڈی ننس کے نفاذ کے بعد ہم سمجھے تھے کہ اب قادیانی اخبارات و جرائد کو بے لگام نہیں چھوڑا جائیگا اور انہیں اسلام دشمن مواد چھاپنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ لیکن ہم دیکھ رہے ہیں کہ یہ اسلام دشمن، ملک دشمن غیر مسلم قادیانی ٹولہ اپنی مذموم حرکات سے باز نہیں آرہا ہے۔ آئے دن ان کے اخبارات میں ایسے مواد کی اشاعت ضرور ہوتی ہے جس سے ہمارے جذبات برانگیختہ ہوں۔

قادیانیوں کا لاہوری ہفت روزہ اور ربوہ کا روزنامہ مسلسل اشتعال انگیز تحریریں چھاپ رہا ہے۔ "لاہور" نے علماء کرام کو گالیاں دینے، ان کی بے ادبی کرنے اور قادیانی آرڈی ننس کا تمسخر اڑانے کو اپنا مشن بنا رکھا ہے۔ "علماء سوء" "تیسرے درجے کے ملا"، "لونڈھڑوں" جیسے الفاظ اور بازاری زبان استعمال کی ہے کہ جس سے گالیاں بکنے کے بین الاقوامی چیمپئن مرزا قادیانی کاذب کی عذاب میں گرفتار شدہ روح بھی شرمارہی ہوگی!

ربوہ کے روزنامے نے پھر سے مرزا قادیانی کاذب کے لئے "مسیح موعود، مہدی موعود، اور خلیفۃ المسیح" جیسی اسلامی اصطلاحات کا استعمال شروع کر دیا ہے۔

کیا یہ ظلم عظیم نہیں کہ اسلامی مملکت میں جھوٹے مدعی نبوت، کاذب، اور انگریز کے آلہ کار مرزا کادیانی کو "مسیح موعود" اور ان کے جانشینوں کو "خلیفۃ المسیح" لکھا اور کہا جائے۔ کیا یہ انتہائی درجہ کی شرارت نہیں کہ ہمارے جیتے جی اور ہمارے سامنے علماء کرام جن کو احادیث میں العلماء ورثۃ الانبیاء (علماء دین انبیاء کے وارث ہیں)۔۔۔۔ کہا گیا ہے، انہیں "علماء سوء" "تیسرے درجے کے ملا"، "لونڈھڑ"، "ملاں زادہ" لکھا جائے۔

ہم یہ پوچھنے میں حق بجانب ہیں کہ آخر حکومت پنجاب اور وزارت اطلاعات کے ذمہ داروں کو کیا ہو گیا ہے؟ انتظامیہ کیوں خاموش ہے؟ کیا ان کے سامنے قادیانی آرڈی ننس کی یہ شق نہیں جس میں یہ کہا گیا ہے کہ "قادیانیوں کو کسی بھی طریقے سے مسلمانوں کے مذہبی احساسات مجروح کرنے کی اجازت نہیں"، کیا پاکستان اس لئے وجود میں آیا تھا کہ یہاں علماء کرام کو برسرعام گالیاں دی جائیں؟

بات صاف اور سیدھی ہے کہ اب ہم قادیانیوں کی یہ گندی اور گری ہوئی باتیں اور گالیاں سننے کو تیار نہیں ہم یہ واضح کرنا چاہتے ہیں کہ علماء کی عزت و آبرو مسلمانوں کو اپنی جان سے زیادہ عزیز ہے، پاکستان کے مسلمان ان کی عزت پر آنچ نہیں آنے دیں گے۔ حکومت پاکستان اور خصوصاً پنجاب کی انتظامیہ کو لازماً قادیانیوں کی ان اشتعال انگیز تحریروں کے خلاف اقدامات کرنے ہوں گے۔ اگر انتظامیہ آرڈی ننس پر عمل درآمد نہیں کرتی تو پھر صاف سمجھا جائیگا کہ خود انتظامیہ اس تاریخی آرڈی ننس کو بے اثر بنانا چاہتی ہے!

عبدالرحمٰن یعقوب باوا

مرزا غلام احمد اور مسئلہ جہاد

مولانا تاج محمد صاحب مدرس قاسم العلوم فقیروالی

فریضہ جہاد دین اسلام میں بہت بڑی اہمیت کا حامل ہے۔

قرآن و حدیث کے صفحات پر اس کے فضائل جگہ جگہ بکھرے پڑے ہیں۔ ایمان باللہ کے بعد انسانی اعمال میں اسے سب سے بڑا درجہ دیا گیا ہے۔ یہ فریضہ نمازوں سے افضل۔ روزوں سے افضل۔ حج اور زکوٰۃ سے افضل تسبیح و تقدیس سے افضل ہے۔

بخاری اور مسلم شریف میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ کون سا عمل سب سے زیادہ فضیلت والا ہے۔ فرمایا ایمان لانا اللہ اور اس کے رسول پر۔ پوچھا پھر اس کے بعد فرمایا الجہاد فی سبیل اللہ، اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔

جہاد ہی وہ حق پرستی کی جنگ ہے جس کے میدان میں استقلال اور استقامت سے کھڑے ہونا۔ عزم مصمم سے جم کر داد شجاعت دینا۔ گھر میں بیٹھ کر ساٹھ برس تک مسلسل عبادت کرنے سے زیادہ افضل ہے جس میں صرف ایک رات جاگ کر گزارنے والے کی آنکھ پر آتش جہنم حرام ہو جاتی ہے۔ جس کی راہ میں غبار آلود ہونے والے قدم کبھی جہنم کی آگ کے قریب بھی پھٹکنے نہ پائیں گے۔ جس کے متعلق حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے حرس لیلۃ فی سبیل اللہ افضل من الف لیلۃ یقام لیلھا ویصام نھارھا یعنی جہاد کی ایک رات ہزار دنوں کے روزوں اور ہزار راتوں کی عبادت سے بھی افضل ہے۔

مجاہد کا میدان جہاد میں قدم رکھنا۔ دنیا میں اپنی سب سے زیادہ قیمتی متاع جان کو اپنے مولا کی مرضی کے بھینٹ چڑھانا ہوتا ہے اور اپنے "سر" کا نذرانہ اس بے نیاز ذات کی نذر کرنا ہوتا ہے وہ صرف مولا کی رضا چاہتا ہے۔ اور شہادت کا متمنی ہوتا ہے۔

ایک شخص نے حضور علیہ السلام سے دریافت کیا کہ یارسول اللہ مجھے کوئی ایسا عمل بتایئے کہ مجاہدین کا ثواب حاصل ہو۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ کیا تم یہ طاقت رکھتے ہو کہ برابر نماز پڑھتے رہو اور کبھی سست نہ پڑو۔ برابر روزے رکھتے رہو اور کبھی بیچ میں افطار نہ کرو۔ عرض کیا کہ اس کی تو مجھے طاقت نہیں۔ فرمایا: میں اس ذات کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے قبضے میں میری جان ہے۔ اگر تمہیں اس بات کی توفیق مل بھی جاتی جب بھی تم ان لوگوں کی فضیلت کہاں پا سکتے تھے جو اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہیں۔

اگر تدبر اور فکر سے کام لیا جائے اور بنظر غائر دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ جہاد میں تمام فضائل و مکارم اخلاق کی روح ہے انسان کا یہ جذبہ کہ وہ بدی کو کسی طرح بھی برداشت کرنے پر آمادہ نہ ہو۔ بلکہ اسے دفع کرنے کے لیے ہر قسم کی قربانی دینے کے لیے تیار ہو جائے انسانی شرافت کا سب سے اعلیٰ جذبہ ہے۔

مرزا قادیانی اور جہاد

(۱) مرزا غلام احمد قادیانی "تبلیغ رسالت" جلد چہارم صفحہ ۲۶ پر لکھتا ہے کہ "میں نے صدہا کتابیں جہاد کے مخالف تحریر کرکے عرب مصر اور بلاد شام اور افغانستان میں گورنمنٹ کی تائید میں شائع کی ہیں۔

(۲) "خطبہ الہامیہ" کے صفحہ ۲ پر لکھا ہے کہ "یہ سچ بات ہے

کافروں کے ساتھ لڑنا مجھ پر حرام کیا گیا ہے اور میرے وجود سے پہلے میرے لیے مقرر کیا گیا ہے کہ لڑائی کو ترک کروں اور خون ریزی کی طرف متوجہ نہ ہوں۔ پس کوئی جہاد سوائے زبانی جہاد کے نشان اور دلائل کے باقی نہیں رہا۔

(۳) "شہادۃ القرآن" کے صـ۱۷ پر لکھا ہے کہ "بعض احمق اور نادان سوال کرتے ہیں کہ اس گورنمنٹ (انگریز) کے خلاف جہاد کرنا درست ہے یا نہیں! سو یاد رہے کہ یہ سوال کرنا ان کا نہایت حماقت کا ہے۔ کیونکہ جس کے احسانات کا شکر کرنا عین فرض اور واجب ہے اس سے جہاد کیسا؟ یہ ایک حرامی اور بدکار آدمی کا کام ہے۔"

(۴) "تریاق القلوب" کے صـ۲۵ پر لکھا ہے کہ میری عمر کا اکثر حصہ اس سلطنت کی تائید اور حمایت میں گزرا ہے۔ میں نے ممانعت جہاد اور انگریزی اطاعت کے بارے میں اس قدر کتابیں لکھی اور اشتہارات شائع کئے ہیں کہ اگر وہ کتابیں اور رسائل اکٹھی کی جائیں تو پچاس الماریاں ان سے بھر سکتی ہیں۔"

(۵) "ملفوظات احمدیہ" کے صـ۱۸۱ پر لکھا ہے "اس وقت ہمارے قلم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلواروں کے برابر ہیں۔"

(۶) "اربعین نمبر۴ صـ۱۵ پر لکھا ہے "جہاد یعنی دینی لڑائیوں کی شدت کو خدا تعالیٰ آہستہ آہستہ کم کرتا گیا ہے، حضرت موسیٰ کے وقت میں اس قدر شدت تھی کہ ایمان لانا بھی قتل سے بچا نہیں سکتا تھا۔ اور شیرخوار بچے بھی قتل کئے جاتے تھے۔ پھر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں بچوں بڈھوں اور عورتوں کا قتل کرنا حرام کیا گیا۔ پھر بعض قوموں کے لیے بجائے ایمان کے صرف جزیہ دے کر مواخذہ سے نجات پانا قبول کیا گیا۔ پھر مسیح موعود (یعنی مرزا غلام احمد) کے وقت میں قطعاً جہاد کا حکم موقوف کر دیا گیا۔"

(۷) "ضمیمہ رسالہ جہاد" صـ۶ آخیر پر لکھا ہے "ہر ایک شخص جو میری بیعت کرتا ہے اور مجھ کو مسیح موعود مانتا ہے اسی روز سے اس کو یہ عقیدہ رکھنا پڑتا ہے کہ اس زمانے میں جہاد قطعاً حرام ہے اور بخوبی ظاہر کر دیا ہے کہ اس محسن گورنمنٹ کے ساتھ جہاد قطعاً حرام ہے۔ میں ایک حکم لے کر آپ لوگوں کے پاس آیا ہوں۔ وہ یہ ہے کہ اب جہاد کا خاتمہ ہے۔"

(۸) "تبلیغ رسالت" حصہ سوم صـ۱۹۶ پر لکھا ہے "میں نے عربی اور فارسی میں بعض رسالے تالیف کر کے بلاد شام۔ روم۔ مصر اور بخارا وغیرہ کی طرف روانہ کئے۔ اور اس میں ۔۔۔ اس گورنمنٹ کے تمام اوصاف حمیدہ درج کئے۔ میں سولہ برس سے برابر اپنی تالیفات میں زور دے رہا ہوں کہ مسلمانان ہند پر اطاعت گورنمنٹ فرض اور جہاد حرام ہے۔"

(۹) "تبلیغ رسالت" جلد ہفتم صـ۱۷ پر لکھا ہے "میں یقین رکھتا ہوں کہ جیسے جیسے میرے مرید بڑھیں گے ویسے ویسے مسئلہ جہاد کے معتقد کم ہوتے جائیں گے کیونکہ مجھے مہدی اور مسیح مان لینا ہی مسئلہ جہاد کا انکار کرنا ہے۔"

(۱۰) "تبلیغ رسالت" جلد ہشتم صـ۴۳ پر لکھا ہے "چند ایسے عقائد جو غلط فہمی سے اسلامی عقائد سمجھے گئے ہیں اور ایسے ہیں کہ جو شخص ان کو اپنا دے وہ گورنمنٹ کے لیے خطرناک ہے۔"

(۱۱) "خطبہ الہامیہ" چندہ منارۃ المسیح صـ۱۱ پر لکھا ہے "آج سے دین کے لیے لڑنا حرام کیا گیا۔ اب اس کے بعد جو دین کے لیے تلوار اٹھاتا ہے اور غازی نام رکھا کر کافروں کو قتل کرتا ہے وہ خدا اور رسول کا نافرمان ہے۔"

(۱۲) "میں نے بائیس برس سے اپنے ذمہ یہ فرض کر رکھا ہے کہ ایسی کتابیں جن میں جہاد کی ممانعت ہو اسلامی ممالک میں ضرور بھیج دیا کرتا ہوں۔" (تبلیغ رسالت جلد دہم صـ۲۶ - ۲۸، ۴۴)

(۱۳) "تریاق القلوب" صـ۳۸۹ اشتہار واجب الاظہار میں ہے "یاد رہے کہ مسلمانوں کے فرقوں میں سے یہ فرقہ جس کا خدا نے مجھے امام اور رہبر اور پیشوا مقرر فرمایا ہے ایک بڑا امتیازی نشان اپنے ساتھ رکھتا ہے اور وہ یہ کہ اس فرقہ میں تلوار کا جہاد بالکل نہیں اور نہ اس کی انتظار ہے۔ بلکہ یہ مبارک فرقہ نہ ظاہر طور پر نہ پوشیدہ طور پر جہاد کی تعلیم کو ہرگز جائز نہیں سمجھتا۔ اور قطعاً اس بات کو حرام جانتا ہے کہ دین کی اشاعت کے لیے لڑائیاں کی جائیں۔"

(۱۴) "آج سے انسانی جہاد جو تلوار سے کیا جاتا ہے۔ خدا کے حکم کے ساتھ بند کیا گیا ہے۔ اب اس کے بعد جو شخص کافر پر تلوار اٹھاتا ہے اور اپنے نام غازی رکھتا ہے وہ اس رسول کریم کی نافرمانی کرتا ہے۔ جس نے آج سے تیرہ سو برس پہلے فرما دیا ہے کہ مسیح موعود کے آنے پر تمام تلوار کے جہاد ختم ہو جائیں گے سو اب میرے ظہور

حضرت مولانا لال حسین اخترؒ

ختم نبوت

مناظرِ اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ ۱۹۶۸ء میں ایک طویل دورے پر فجی آئی لینڈ، جرمنی، اور انگلینڈ وغیرہ تشریف لے گئے تھے۔ اس دوران آپ نے عقیدہ ختم نبوت اور ردقادیانیت پر مختلف تقاریر کیں۔ حال ہی میں پرانے مسودوں میں ایک تقریر ملی ہے جو فجی آئی لینڈ کے ریڈیو سے ۱۳ اکتوبر ۱۹۶۸ء کو رات ساڑھے آٹھ بجے نشر کی گئی تھی۔ ہم اسے افادۂ عام کے لئے شائع کر رہے ہیں ——— ادارہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وحدہٗ والصلوٰۃ والسلام علیٰ من لا نبی بعدہٗ ——— اما بعد

اسلام کی بنیاد کلمہ طیبہ پر ہے، جس کے دو حصے ہیں۔ پہلا حصہ لا الٰہ الا اللہ اور دوسرا حصہ محمد رسول اللہ ہے ——— لا الٰہ الا اللہ کا مطلب یہ ہے کہ اللہ ایک ہے وہ اپنی ذات اور صفات میں یگانہ ہے، اس کی ذات یا کسی صفت میں کوئی شریک یا ساجھی نہیں۔ وہ بے مثل اور بے عیب ہے تمام مخلوق اس کی محتاج ہے وہ کسی کا محتاج نہیں۔ نہ اس کا کوئی باپ ہے نہ بیوی نہ بیٹا۔ بقا اور فنا، زندگی اور موت اسی کے اختیار میں ہے اس کی ذات و صفات اور اس کی قدرتیں غیر محدود ہیں۔ وہ قادر مطلق اور علیم کل ہے۔ مادہ اور ارواح اور تمام مخلوق کو اسی نے نیست سے ہست کیا، وہ پوری کائنات کا خالق، پروردگار، مالک اور حاکم ہے اس کے سوا کوئی حقیقی کارساز اور حاجت روا نہیں۔ قیامت کو اسی کی بارگاہ عالی میں اپنے دنیوی مقصد و اعمال کا جواب دہ ہونا ہے۔ وہ نیکوں کو جزاء اور بدوں کو سزا دے گا۔ اس کے سوا کسی کی عبادت و پوجا نہیں وہ اکیلا معبود ہے۔

اس نے انسان کو اشرف المخلوقات بنایا، انسان کی مادی ترقی کے لئے اور اس کی ضروریات زندگی پوری کرنے کیلئے زمین و آسمان کی تمام چیزیں پیدا کیں، اس نے انسانیت کو اس کے روحانی کمال تک پہنچانے اور اسے تہذیب و تمدن، معاشرت اور سیاست اخلاق و توحید، اور اپنی رضا و عبادت کے طریقے اور قوانین سکھانے کے لئے ابتداء دنیا سے نبوت و رسالت کا سلسلہ شروع کیا۔ خدا تعالیٰ نے جو بندے دوسرے انسانوں کو اس کے احکام پہنچانے کے لئے مقرر کئے انہیں عربی زبان میں نبی اور رسول کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں ایسے قوانین و علوم عطا فرماتا رہا جن تک انسانوں کی عقل نہ پہنچ سکتی تھی۔

نبی کے معنی ہیں عظیم الشان خبر دینے والا۔ رسول کے معنی ہیں بھیجا ہوا۔ خدا تعالیٰ انہیں دنیا میں اس لئے بھیجتا رہا کہ وہ دوسرے انسانوں تک اس کے قوانین اور پیغام پہنچائیں وہ اپنے ازلی علم سے جسے اس عظیم الشان عہدہ کے لئے مناسب سمجھتا اسے نبوت و رسالت سے سرفراز فرماتا تھا۔

تمام نبی معصوم ہوتے ہیں، ان سے اللہ تعالیٰ کے کسی حکم کی خلاف ورزی نہیں ہو سکتی وہ راستباز، نیکی کا مجسمہ، اعلیٰ ترین اخلاق و صفات۔ بے مثال علم۔ عمل کے پیکر اور ہر قسم کے گناہوں سے پاک اور مبرا ہوتے ہیں۔ انہیں اپنے زمانہ کے لحاظ سے تمام انسانوں سے زیادہ الٰہیات اور روحانیت کا کامل علم دیا جاتا تھا۔ عام انسان حواس خمسہ سے اشیاء کا علم حاصل کرتے ہیں، دنیا میں بہت سے غیر مرئی حقائق ہیں جنہیں انسان نہ دیکھ سکتا ہے نہ ان کی حقیقت سمجھ سکتا ہے، مثلاً خدا کی ذات و صفات، قضا و قدر، موت و حیات اُخروی۔ قیامت کی زندگی اور آخرت کی جزا و سزا کی حقیقت۔ قادر مطلق عالم الغیب۔ خلاق دو جہاں۔ خداوند کریم نبیوں کو تمام ضروری

قوانین و احکام اور حقائق و معارف کا علم دیتا رہا، انہیں احکام و علوم کو شریعت کہا جاتا ہے، اللہ تعالیٰ اپنی قدرت کاملہ سے کبھی کبھی اپنے نبیوں اور رسولوں کی صداقت ظاہر کرنے کیلئے خارق عادت اور ظاہرًا قانون قدرت کے خلاف ایسے نادر امور و واقعات ظاہر کرتا رہا جو دنیا کے اور لوگ نہیں کرسکتے، تاکہ انسان ان عجیب وغریب کاموں کو دیکھ کر سمجھ جائیں کہ یہ خدا تعالیٰ کے سچے رسول ہیں، ایسے امور کو معجزہ کہا جاتا ہے۔ جس کے معنی ہیں کہ دوسرے تمام انسان یہ کام دکھانے سے عاجز ہیں۔ اللہ تعالیٰ نبیوں کو آنے والے زمانے کے خاص خاص واقعات سے آگاہ کرتا رہا۔ اور نبی لوگوں کے سامنے آئندہ وقوع پذیر ہونے والے واقعات بیان کرتے رہے اور وہ واقعات اور پیش گوئیاں سچی ثابت ہوتی رہیں۔

اخلاق، تعلیم، معجزات اور پیش گوئیوں سے سچے نبی اور جھوٹی نبوت کا دعویٰ کرنے والوں میں تمیز ہوجاتی رہی۔ جھوٹے مدعیان نبوت سے کوئی معجزہ ظاہر نہ ہو سکا۔ نہ ہی ان کی پیشگوئیاں سچی ثابت ہوسکیں نہ ہی وہ اعلیٰ کیریکٹر اور اصلاح خلق کے لئے اعلیٰ علوم و اصول پیش کرسکے بلکہ وہ دنیا میں ذلیل و رسوا ہوئے

اللہ تعالیٰ نے نسل انسانی کی ابتدائی پیدائش کے وقت نبوت و رسالت کا سلسلہ حضرت آدم علیہ السلام سے شروع کیا تقریبًا ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی و رسول تشریف لائے۔ دنیا کا کوئی ملک اور کوئی قوم نہیں کہ جس میں خداوند کریم نے نبی نہ بھیجے ہوں۔ تمام نبی اپنی اپنی قوم اپنے اپنے ملک اور خاص خاص مدت کے لئے اپنے اپنے زمانے کی ضروریات کے مطابق احکام خداوندی لاتے رہے۔ اللہ تعالیٰ نے سب سے آخر میں سیدنا و مولانا شفیع المذنبین خاتم النبیین رحمۃ للعالمین حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کو قیامت تک کے تمام انسانوں کے لئے آخری اور کامل شریعت دے کر بھیجا۔ اور آپ کی ذات گرامی پر نبوت ختم کردی۔ جس چیز کا شروع ہے اس کا آخر بھی ہے، جس طرح قرآن مجید اور حدیث شریف پر شریعت ختم ہوگئی آئندہ کوئی شریعت نہیں ہوگی اسی طرح حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت ختم ہوگئی حضورؐ کے بعد کوئی نیا نبی نہ ہوگا۔

کلمہ طیبہ کے دوسرے حصے "محمد رسول اللہ" کا مطلب ہے کہ حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم فداہ ابی و امی اللہ کے آخری رسول ہیں، جس کی ناقابل تردید دلیل یہ ہے کہ حضرت آدم سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک اللہ تعالیٰ نے کسی نبی و رسول کو کوئی حکم دینا ہوتا تھا تو صرف "یا"، جو عربی زبان میں خطاب کے لئے آتا ہے سے مخاطب کرکے اور نبی کا نام لے کر حکم دیا جاتا تھا۔ مثلاً قرآن مجید میں ہے یا آدم، یا نوح، یا ابراهیم۔ یا موسیٰ۔ یا داؤد۔ یا یحییٰ۔ یا عیسیٰ۔ سابقہ انبیاء علیہم السلام سے اسی طرح خطاب ہوتا رہا۔ لیکن جب جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خطاب فرمایا تو سارے قرآن مجید میں حضور کو "یا محمد" کہیں نہیں فرمایا۔ بلکہ حضور کو یا ایھا النبی۔ اور یا ایھا الرسول سے خطاب فرمایا۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے انبیاء، حضرت آدمؑ، حضرت نوحؑ، حضرت ابراہیم، حضرت موسیٰ، حضرت داؤد، حضرت یحییٰ، حضرت عیسیٰ علیہم السلام اللہ تعالیٰ کے نبی اور رسول تھے لیکن انہیں قرآن مجید میں یا ایھا النبی اور یا ایھا الرسول نہیں فرمایا اور اسی لئے نہیں فرمایا کہ ان کے بعد اور نبی و رسول پیدا ہونے والے تھے۔ جس ذات اقدس کے بعد کوئی نبی اور رسول پیدا نہیں ہونا تھا انہیں یا ایھا النبی اور یا ایھا الرسول کے خطاب سے نوازا گیا۔ پس ثابت ہوا کہ کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی معبود نہیں اسی طرح حضرت سیدنا و مولانا محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اور کوئی نبی و رسول نہیں۔ اللہ تعالیٰ الوہیت میں واحد ہے اور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نبوت و درجات میں واحد ہیں۔

عقیدہ ختم نبوت قرآن مجید اور احادیث صحیحہ میں سینکڑوں مقامات پر بیان کیا گیا ہے وقت کے پیش نظر چند آیات و احادیث بیان کئے جاتے ہیں۔

۱۔ یٰاَیُّھَا النَّبِیُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰکَ شَاھِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِیْرًا وَّ دَاعِیًا اِلَی اللّٰہِ بِاِذْنِہٖ وَ سِرَاجًا مُّنِیْرًا (پ۲۲ احزاب آیت ۴۵-۴۶) اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کو سراجًا منیرا یعنی روشنی دینے والا سورج فرمایا ہے۔ ان الفاظ مبارک سے مندرجہ ذیل حقائق ثابت ہوتے

ہیں ۔ (۱) جس طرح مادی سورج اپنے مقررہ راستے سے ادھر ادھر نہیں ہوتا ۔ اسی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے مقرر کئے ہوئے راستہ سے ذرہ بھر ادھر ادھر نہیں ہوئے

(۲) جس طرح قیامت تک سورج سے روشنی جُدا نہیں ہوتی اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب مبارک سے نور فطرت اور نور عرفان کبھی جُدا نہیں ہوا۔

(۳) جس طرح ہر چیز اپنے خواص کے مطابق سورج سے فیض حاصل کرتی اور متاثر ہوتی ہے، سورج کے سامنے مٹی کا گولہ سخت ہوتا ہے اور موم کا گولہ نرم، شیشے سے سورج کی روشنی گذر جاتی ہے لیکن پتھر میں اثر انداز نہیں ہوتی۔ اسی طرح اپنی اپنی فطرت کے مطابق حضرت صدیق اکبر، حضرت فاروق اعظم حضرت عثمان، حضرت علی اور دیگر صحابہ رضوان اللہ علیہم نے حضور خاتم الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فیض نبوت حاصل کیا۔ لیکن ابولہب، ابوجہل اور مسیلمہ کذاب وغیرہ حضورؐ کے فیض سے محروم ہے۔

(۴) اگر سورج نہ ہوتا تو نہ بارش ہوتی نہ درخت نہ کسی قسم کی سبزیاں ہوتیں۔ نہ حیوانات ہوتے نہ انسان۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا حدیث قدسی کا مضمون ہے لولاک لما خلقت الافلاک، لولاک لما خلقت الجنۃ۔ لولاک لما خلقت النار) کہ اے میرے سچے اور محبوب رسول محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اگر میں آپ کو پیدا نہ کرتا تو نہ زمین و آسمان ہوتے اور نہ اور کوئی مخلوق ہوتی نہ جنت وجہنم پیدا ہوتے۔

(۵) مادی سورج اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے سورج میں کھلا ہوا فرق ہے، مادی سورج دنیا کے ہر حصے سے غروب ہو جاتا ہے اور اسے گرہن لگتا ہے، لیکن حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا سورج قیامت تک نہ غروب ہوگا اور نہ ہی اسے گرہن لگیگا۔

(۶) جس طرح سورج کے طلوع ہونے سے چاند اور ستاروں کی روشنی ماند پڑجاتی ہے اسی طرح حضورؐ کی کامل شریعت نے سابقہ شریعتوں کو منسوخ کردیا۔

(۷) رات کے وقت دنیا میں بے شمار روشنیوں کی ضرورت ہوتی ہے ہر گھر ہر کمرہ ہر برآمدہ ہر گلی وغیرہ کے لئے علیحدہ علیحدہ روشنی ہوتی ہے لیکن جب سورج طلوع ہوجائے تو اور کسی قسم کی ضرورت نہیں رہتی۔

اسی طرح دنیا میں صداقت کی روشنی پھیلانے کے لئے ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی آئے، مگر جب حضور خاتم النبیینؐ کی نبوت کا سورج طلوع ہوا تو دنیا کو اور کسی نبی کی ضرورت نہیں رہی

(۸) ہماری دنیا کی تمام چیزیں سورج سے روشنی حاصل کرتی ہیں جس طرح سورج سے روشنی حاصل کرکے کوئی سمندر۔ کوئی پہاڑ کوئی مکان۔ کوئی حیوان، کوئی انسان سورج نہیں بن گیا اسی طرح حضرت نبی کریمؐ سے فیض حاصل کرکے کوئی انسان نبی نہیں ہو سکتا۔

(۹) جس طرح چاند تارے اور زمین سورج سے روشنی حاصل کرکے روشن ہوتے ہیں اسی طرح حضور سرورکائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے عطا کئے ہوئے قرآن وحدیث کے نور سے قلوب انسانی روشن ہوتے ہیں۔

(۱۰) ہندوستان، پاکستان، افغانستان، ایران، ترکی، یونان، اٹلی، جرمنی، فرانس، برطانیہ، عراق، عرب، مصر، روس امریکہ۔ افریقہ، فیجی، جاپان، جاوا، سماٹرا مشرق، مغرب، شمال، جنوب غرضیکہ تمام دنیا کے لئے ایک سورج ہے، جس طرح ہماری دنیا کے لئے ایک سورج کے سوا دوسرا سورج نہیں اسی طرح حضور سرورکائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی اور نبی نہیں۔

آیت نمبر ۲۔ ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین وکان اللہ بکل شیء علیما۔ (پ ۲۲ سورۃ الاحزاب)

ترجمہ:۔ حضرت محمد تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں لیکن اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور ختم کرنے والے تمام نبیوں کے اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کو جاننے والا ہے، زبان عرب میں خاتِم یا خاتَم کا لفظ جب کسی قوم یا جماعت کی طرف مضاف ہو تو اس کے معنی آخر اور ختم کرنے والا ہی ہوتے ہیں اس کے علاوہ اور کوئی معنی نہیں ہوتے۔ جیساکہ عربی زبان کی سب سے بڑی ضخیم اور سب سے مستند لغت کی کتاب لسان العرب میں لکھا ہے خِتَامُ القَومِ وَخاتِمُهُم وَخاتَمُهُم، خِتامُ القَومِ۔ خاتِمُ القَومِ (ت کے زیر سے) اور خاتَمُ القَومِ

دت کے زبر سے) سب کے معنیٰ اٰخِرُھُمْ قوم کا آخری فرد ہے لغت کی مشہور کتاب "تاج العروس" میں ہے کہ مِدّ مِنْ اسمائہ علیہ السلام الخاتَمُ والخاتِمُ وھو الذی ختم النبوۃ بمجیئہ) اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ناموں میں سے خاتِم و خاتَم ہے اور وہ ذات اقدس ہے کہ جس نے آکر نبوت ختم کردی۔ خاتم کا مادہ ختم ہے۔ ختم کے لغوی معنیٰ کسی چیز کو اس طرح بند کرنے کے ہیں کہ نہ اس کے اندر کی چیز باہر نکل سکے اور نہ باہر کی چیز اس کے اندر جاسکے اس کے دوسرے معنیٰ کسی چیز کو بند کرکے اس پر مہر کرنے کے ہیں۔ جو اس بات کی علامت ہے کہ اس کے اندر سے نہ کوئی چیز باہر نکلی ہے نہ کوئی باہر کی چیز اس کے اندر گئی ہے۔

حضور خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین، محدثین، مفسرین، اور تیرہ سو سال کے کل اکابرین امت نے خاتم النبیین کے معنیٰ آخری نبی کئے ہیں کہ جن کے بعد اور کوئی نبی پیدا نہ ہو۔

آیت خاتم النبیین میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے بالغ مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں، باپ دو قسم کے ہوتے ہیں ایک جسمانی دوسرے روحانی۔ چونکہ ان الفاظ سے دونوں قسم جسمانی اور روحانی ابوّت کی نفی کا شبہ ہو سکتا تھا اس لئے حرف لٰکِنْ سے اس شبہ کو دور فرماکر "رسول اللہ" فرمایا۔ یعنی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے روحانی باپ ہیں کیونکہ ہر نبی اپنی اپنی امت کا روحانی باپ ہوتا رہا ہے، پس رسول اللہ فرماکر حضورؐ کی ابوت روحانی کو قائم فرمایا جیسا کہ ایک قرات ہے۔ وازواجہٗ امھاتھم وھو اب لھم (مفردات امام راغب) کہ حضورؐ کی ازواج مطہرات مومنین کی روحانی مائیں ہیں اور حضورؐ ان کے روحانی باپ ہیں۔ اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ جیسے ہمارا جسمانی باپ ایک ہی ہے اس کے بغیر اور کوئی جسمانی باپ نہیں ایسے امت محمدیہ کے روحانی باپ سرورِ کائنات ہی ہیں حضورؐ کے بعد اور کوئی روحانی باپ (نبی) نہیں۔

ایک اور شبہ ہو سکتا تھا کہ جس طرح حضرت نبی کریمؐ سے پہلے ہر نبی کے بعد دوسرا نبی مبعوث ہوتا رہا تو پہلے نبی کی ابوت روحانی ختم ہوجاتی تھی کیا اسی طرح حضورؐ کے بعد بھی ہوگا۔ کہ آپ کے بعد کوئی اور نبی پیدا ہو جائے اور حضورؐ کی بجائے وہ امت کا روحانی باپ ہو جائے اور حضور کی ابوت روحانی ختم ہو جائے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اب ایسا نہیں ہوگا کیونکہ حضور خاتم النبیین یعنی آخری نبی ہیں، اب آپ کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا اس لئے آپ کی ابوّتِ روحانی قیامت تک رہیگی یہ ہرگز نہ ہوگا کہ آپ کے بعد اور کوئی نبی پیدا ہو اور امت محمدیہ حضورؐ کی ابوت روحانی سے منتقل ہوکر جدید نبی کی ابوّت روحانی میں داخل ہو جائے۔

جب یہ فرمایا کہ حضرت نبی کریمؐ کسی بالغ مرد کے جسمانی باپ نہیں تو وہم ہو سکتا تھا کہ جو قدرتی محبت و شفقت باپ کو صلبی بیٹے سے ہوتی ہے شاید حضورؐ کو ویسی شفقت و عنایت کسی سے نہیں ہو سکتی۔ اس وہم کو بھی دور فرمادیا کہ روحانی باپ کی حیثیت سے جسمانی باپ سے بڑھ کر حضورؐ کو اپنی امت سے محبت و شفقت ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ حضور سرور کائنات امت کے روحانی باپ ہیں تو اس سے استدلال ہو سکتا تھا کہ بیٹا باپ کا وارث ہوتا ہے اس لئے نبوت بطور وراثت امت محمدیہ کو ملے گی اس استدلال کو غلط ثابت کرنے کے لئے فرمایا وخاتم النبیین، کہ آپ کی امت آپ کی روحانی اولاد ہے مگر نبوت کی وارث نہ ہوگی کیونکہ نبوت آپ پر ختم کردی گئی ہے، وکان اللہ بکل شیءٍ علیماً ۵ اس میں اللہ تعالیٰ نے اپنے علم محیط کا ذکر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز کا جاننے والا ہے۔ پس وہ جانتا ہے کہ کس مقدس ہستی کو یہ شرف عطا فرماکر کہ اس پر نبوت و رسالت ختم کردی جائے۔

آیت نمبر ۲:۔ قرآن مجید قیامت تک تمام نسلِ انسانی کے لئے آخری شریعت اور آخری قانون ہے۔ ہدایت ہے، نور ہے۔ امام مبین ہے۔ اس کتاب حکیم نے خدائے واحد وقدوس کی کی ہستی و صفات باری تعالیٰ۔ وجود ملائکہ، نبوت و رسالت قضاء وقدر، قیامت ومعاد، اور ختم نبوت ورسالت کے ہر گوشے کو نمایاں کرکے ایمانیات کا کوئی چھوٹے سے چھوٹا مسئلہ نہیں چھوڑا جو کہ تکمیل کا محتاج ہو، قرآن حکیم کے ساتھ ساتھ سید الاولین والآخرین خاتم النبیین رحمۃ للعالمین

حضرت نبی کریمؐ کے ارشاداتِ گرامی نے ایمانیات کی تفصیل اعمال، اخلاق، عبادات، تہذیب، تمدن، معاشرت، روحانیت سیاست۔ غرضیکہ تمام ضروریات شرعیہ کو کامل و مکمل کر دیا اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:۔

الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دیناً۔"

ترجمہ۔ آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لئے اسلام کو پسندیدہ دین قرار دے دیا۔ دین کامل ہو گیا نعمت نبوت انتہا تک پہنچ کر پوری ہو گئی۔ حضرت نبی کریمؐ کی عطا کی ہوئی کامل شریعت اور آپ کی نبوت قیامت تک جاتے اندر موجود ہیں اس لئے دنیا کو کسی نبی کی ضرورت نہ رہی۔

ختم نبوت کی احادیث

امت محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کا اجماعی عقیدہ ہے کہ جس طرح قرآن مجید حجت ہے۔ اسی طرح حضرت نبی کریمؐ کی احادیث مبارکہ بھی حجت شرعی ہیں۔ قرآن حکیم کے کسی لفظ کا صحیح معنیٰ اور مفہوم اور کسی آیت کی صحیح ترین تفسیر وہ ہے جو سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہو۔

اللہ تعالیٰ نے حضورؐ کو سب سے زیادہ فہم قرآن عطا فرمایا تھا۔ جس میں کسی قسم کی غلطی کا امکان نہیں۔ اس لئے حضورؐ کی بیان فرمائی ہوئی تفسیر ہر دوسرے شخص کی تفسیر پر مقدم ہے اس اصول کے پیش نظر ہم ختم نبوت کے متعلق حضرت نبی کریم کی فرمائی ہوئی سینکڑوں حدیثوں میں سے چند حدیثیں پیش کرتے ہیں۔

حدیث نمبر ۱۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کنت اول النبیین فی الخلق وآخرھم فی البعث۔

(کنز العمال جلد ۹ ص۱۱۲۔ الدر المنثور جلد ۵ ص۱۸۴، ابن کثیر جلد ۸ ص۸۹)

ترجمہ۔ حضرت رسول کریمؐ نے فرمایا کہ میں پیدائش میں سب سے پہلے ہوں اور دنیا میں مبعوث ہونے میں سب سے آخر ہوں

حدیث نمبر ۲۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا اباذر اول الانبیاء آدم وآخرھم محمد۔ (کنز العمال جلد ۹ ص۱۳۱)

ترجمہ:۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوذرؓ! سب سے پہلے نبی (حضرت) آدم علیہ السلام ہیں اور سب سے آخری نبی محمدؐ ہیں۔

حدیث نمبر ۳۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیکون فی امتی کذابون ثلاثون کلھم یزعم انہ نبی وانا خاتم النبیین لا نبی بعدی۔ ھذا حدیث صحیح،

(مشکوٰۃ کتاب الفتن، الدر المنثور جلد ۵ ص۲۰۴، مسند احمد جلد ۵ ص۲۷۸)

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یقیناً میری امت میں تیس کذاب پیدا ہوں گے جن میں سے ہر ایک نبوت کا دعویٰ کرے گا۔ حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

حدیث نمبر ۴:۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لو کان بعدی نبی لکان عمر بن الخطاب:۔ (مشکوٰۃ باب مناقب عمرؓ)

ترجمہ:۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر بن الخطاب ہوتا۔

حدیث نمبر ۵۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الرسالۃ والنبوۃ قد انقطعت فلا رسول بعدی ولا نبی

(ترمذی شریف)

ترجمہ:۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رسالت اور نبوت ختم ہو چکی ہے پس میرے بعد کوئی رسول اور نبی نہ ہو گا۔

حدیث نمبر ۶:۔ قال انی عند اللہ مکتوب خاتم النبیین وان آدم لمنجدل بین الماء والطین"

(مشکوٰۃ باب فضائل سید المرسلینؐ)

ترجمہ:۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اللہ تعالیٰ کے ہاں اس وقت آخری نبی لکھا ہوا تھا جبکہ آدم علیہ السلام گندھی ہوئی مٹی کی حالت میں تھے"

حدیث نمبر ۷:۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثلی ومثل الانبیاء کمثل قصر احسن بنیانہ ترک منہ موضع لبنۃ فطاف بہ النظار یتعجبون من حسن بنیانہ الا موضع تلک اللبنۃ ختم بی البنیان وختم بی الرسل وفی روایۃ فانا اللبنۃ وانا خاتم النبیین (بخاری، مسلم، مشکوٰۃ)

ترجمہ :۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ :۔ میری مثال اور انبیاء کی مثال ایک ایسے محل کی سی ہے کہ جس کی عمارت نہایت خوبصورت بنائی گئی ہو مگر اس میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی گئی ہو، لوگ اس محل کے گرد گھومتے ہیں اور اس کی خوبصورتی پر تعجب کرتے ہیں اور حیران ہیں کہ ایک اینٹ کی جگہ کیوں چھوڑ دی گئی۔ سو میں وہ اینٹ ہوں جس نے اس خالی جگہ کو پُر کر دیا۔ پورا ہو گیا ہے میری ذات کے ساتھ نبوت کا محل۔ اور اسی طرح ختم ہو گیا میری ذات پر رسولوں کا سلسلہ۔ اور ایک روایت میں ہے کہ نبوت کے محل کی آخری اینٹ میں ہوں اور میں ہی نبیوں کا ختم کرنے والا ہوں۔

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان فرمائی ہوئی محل کی مثال سے "خاتم النبیین" کی تفسیر واضح ہے، بیان کردہ عظیم الشان اور خوبصورت عمارت محل نبوت ہے، اس کی ایک ایک اینٹ ایک ایک نبی کا وجود ہے، حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دنیا میں تشریف آوری سے پہلے نبوت کا محل بن چکا تھا۔ صرف ایک اینٹ کی جگہ باقی تھی۔ اس محل کی آخری اینٹ حضورؐ کا وجود گرامی ہے، حضورؐ نے نبوت کے محل کو مکمل فرما دیا اب اس میں کسی نئی اینٹ کی کوئی جگہ نہیں۔ تو حضورؐ کے بعد کوئی نیا نبی پیدا نہیں ہو سکتا۔

اس واضح تمثیل سے ثابت ہوا کہ "خاتم النبیین" کے معنیٰ آخری نبی ہی ہیں۔ پس سید الاولین والآخرین شفیع المذنبین خاتم النبیین رحمۃ للعالمین حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں۔

قادیانی نوجوان کی طرف سے قرآن پاک کی بے حرمتی

ڈگری کالج گوجرہ کے طلباء کا احتجاجی بائیکاٹ

گوجرہ (نامہ نگار) سٹی پولیس نے چنگڑ محلہ کے ایک قادیانی نوجوان عامر حمید کے خلاف قرآنی آیات کی بے حرمتی کرنے کے الزام میں دفعہ ۲۹۲ جی اور ۱۶ ایم پی او کے تحت مقدمہ درج کر کے اسے گرفتار کر لیا ہے۔

تفصیلات کے مطابق ملزم کل شام قرآن پاک کے بعض حصوں کو گلی میں نذر آتش کر رہا تھا لوگوں نے منع کیا لیکن وہ باز نہ آیا جس پر مقامی انتظامیہ کو اطلاع دی گئی۔ چنانچہ اسسٹنٹ کمشنر راجہ صفدر حسن اور انچارج تھانہ سٹی احمد جاوید نے موقع پر پہنچ کر ملزم کو گرفتار کر لیا۔ اس واقعہ کی خبر سنتے ہی پورے شہر میں غم و غصہ کی لہر دوڑ گئی، دریں اثناء مجلس تحفظ ختم نبوت گوجرہ کے ہنگامی اجلاس میں جو آج یہاں ہوا اس واقعہ پر شدید رنج و غم کا اظہار کیا گیا۔ شہر میں ممکنہ مظاہروں کے پیش نظر پولیس کی بھاری جمعیت مختلف چوکوں میں تعینات کر دی گئی ہے۔ ملزم کی اس مذموم حرکت کے خلاف مقامی ڈگری کالج کے طلباء نے آج صبح کلاسوں کا بائیکاٹ کیا۔ بعد ازاں اسسٹنٹ کمشنر گوجرہ راجہ صفدر حسن اور اے ایس پی گوجرہ شاہد اقبال کی اس یقین دہانی کے بعد کہ ملزم سے کوئی رعایت نہیں کی جائیگی۔ طلباء نے بائیکاٹ ختم کیا۔

(روزنامہ جنگ لاہور ۱۴ ستمبر ۱۹۸۴ء ص)

حضرت عثمان رضؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت میں تین طرح کے لوگ (خصوصیت سے) شفاعت کریں گے، انبیاء علیہم السلامؑ، پھر دین کا علم رکھنے والے، پھر شہداءؒ ——— (ابن ماجہ)

کل پاکستان ختم نبوت کانفرنس

بمقام:۔ مسلم کالونی ربوہ

۱۲ - ۱۳ - اکتوبر ۸۴ء

بروز جمعۃ - ہفتہ

اہل اسلام سے شرکت کی اپیل ہے۔

جناب محمد سمیع اللہ
اسلام آباد

عمامہ اور اتباع سنت

عَنْ عُبَادَۃَ رض قَالَ قَالَ حضرت عبادہ رض سے روایت ہے
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
وَسَلَّمَ عَلَیْکُمْ بِالْعَمَائِمِ عمامہ (پگڑیاں) باندھنا تم لازم پکڑو
فَاِنَّھَا سِیْمَآءُ الْمَلٰٓئِکَۃِ کیونکہ یہ فرشتوں کی علامت ہے اور
وَارْخُوْھَا خَلْفَ ظُھُوْرِکُمْ ان کے شملے اپنی پشت کے پیچھے
(رواہ البیہقی فی شعب الایمان) چھوڑ دو۔ (بیہقی شعب الایمان)

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :
مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ جس نے حکم مانا رسول کا اس نے
اللّٰہَ (سورۃ نساء آیت ۸۰) حکم مانا اللہ کا۔ (۴ : ۸۰)
وَ مَا اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ اور جو دے تم کو رسول، سو لے لو
فَخُذُوْہُ وَ مَا نَھٰکُمْ عَنْہُ اور جس سے منع کرے سو چھوڑ دو۔
فَانْتَھُوْا (سورۃ الحشر آیت ۷) (۵۹ : ۷)

اس مضمون میں، میں خصوصی طور پر حضور کی مجبول بسری سنت یعنی عمامہ کی طرف توجہ مبذول کروانا چاہتا ہوں، جو کہ عام مسلمانوں کا کیا کہنا علمائے کرام تک کی ایک عظیم اکثریت نے ترک کر دی ہے حالانکہ اس پُر آشوب دور میں جب حضور کی سنتیں مٹ رہی ہیں۔ ان کو از سرِ نو جاری و ساری کرنا یا زندہ کرنا تجدید ایمان اور حب رسول کا اولین تقاضا ہے۔ اس ضمن میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا واضح ارشاد ہے :۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رض قَالَ حضرت ابو ہریرہ رض سے روایت ہے
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
وَسَلَّمَ مَنْ تَمَسَّکَ بِسُنَّتِیْ فرمایا "جس نے میری سنت کے
عِنْدَ فَسَادِ اُمَّتِیْ فَلَہٗ اَجْرُ مطابق عمل کیا میری امت کے بگڑنے
مِائَۃِ شَھِیْدٍ کے وقت، اس کے لئے سو شہید کا ثواب
(رواہ البیہقی فی کتاب الزھد) ہے۔ (بیہقی کتاب الزہد)

ایک اور حدیث میں ارشاد ہے
مَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِیْ فَلَیْسَ جس نے میرے طریقے سے اعراض
مِنِّیْ ۔ (متفق علیہ) کیا وہ مجھ سے نہیں ہے۔
(بخاری و مسلم)

نیز ارشاد نبویؐ ہے :
عَنْ اَنَسٍ رض قَالَ قَالَ رَسُوْلُ حضرت انس رض سے روایت ہے کہ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے
لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ فرمایا تم میں سے کوئی مومن نہیں
اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ وَّالِدِہٖ وَ ہو سکتا یہاں تک کہ میں اس کی طرف
وَلَدِہٖ وَ النَّاسِ اَجْمَعِیْنَ اس کے باپ اور اس کی اولاد اور
(مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ) سب آدمیوں سے زیادہ پیارا ہو جاؤں
(بخاری و مسلم)

عمامہ کا باندھنا سنت متواترہ ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عمامہ باندھنے کا حکم اوپر شروع کی حدیث میں نقل کیا گیا ہے۔ چنانچہ ایک اور ارشاد ہے کہ عمامہ باندھا کرو کہ اس سے حلم میں بڑھ جاؤ گے
(فتح الباری)

امام غزالیؒ نے احیاء العلوم میں ایک روایت نقل کی ہے کہ "عمامہ والی نماز بغیر عمامہ والی نماز سے (۷۰) گنا افضل ہے" عمامہ کے نیچے ٹوپی رکھنا سنت ہے، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب عمامہ باندھتے

تو شملہ دونوں شانوں کے درمیان چھوڑ لیتے تھے، اور کبھی بے شملہ عمامہ باندھتے تھے۔ (شمائل ترمذی) آپ عمامہ کا شملہ ایک بالشت کے قریب چھوڑتے۔ شملہ کی مقدار ایک ہاتھ سے زیادہ بھی ثابت ہے عمامہ تقریباً پانچ گز اور بعض روایات میں سات گز ہوتا تھا، وصال کے وقت سیاہ عمامہ آپ کے سر مبارک پر تھا۔ اور اس کا شملہ دونوں شانوں کے درمیان تھا۔ (خصائل نبوی)

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت شریف لنگی (تہبند) باندھنے کی تھی۔ پاجامہ کو آپ نے پسند فرمایا مگر احادیث میں اس کا پہننا ثابت نہیں ہے، آپ کا تہبند چار ہاتھ اور ایک بالشت لمبا تھا۔ اور تین ہاتھ اور ایک بالشت چوڑا تھا۔ (شمائل ترمذی)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان کی لنگی آدھی پنڈلی تک ہونا چاہئے، اور اس کے نیچے ٹخنوں تک میں بھی مضائقہ نہیں۔ لیکن ٹخنوں سے نیچے جس قدر لنگی (یا شلوار) لٹکے گی وہ آگ میں جلے گی۔ (بخاری شریف)

حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ آپ کا معمول صبح کے کھانے میں شام کے لئے بچا کر رکھنے کا نہ تھا۔ نہ شام کے کھانے میں سے صبح کے لئے بچانے کا تھا۔ اور کوئی کپڑا۔ کرتا۔ چادر یا لنگی یا جوتا دو عدد نہ تھے۔

سفید لباس حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو محبوب تھا۔ ارشاد گرامی ہے کہ "سفید کپڑے پہنا کرو اس لئے کہ وہ بہت پاک اور پسندیدہ ہیں اور سفید کپڑوں ہی میں اپنے مردوں کو کفن دیا کرو۔ (احمد۔ ترمذی۔ نسائی۔ ابن ماجہ)

مناسب ہوگا کہ سرکاری دفاتر اور تعلیمی اداروں وغیرہ میں سفید رنگ کی یونیفارم یعنی لنگی یا پاجامہ (شلوار) کرتا اور عمامہ کو لازمی قرار دیا جاتا، تاکہ سادگی اور کفایت شعاری کا دور دورہ ہو۔ اور جس کی بدولت حلاوت ایمان اور حُبّ رسولؐ نصیب ہو۔ اس سے اسلامی تشخص کی نشو و نما میں بھی مدد ملے گی اور تشبہ بالکفار کا خاتمہ ہوگا۔ کہ حدیث نبویؐ ہے

مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ۔ (رواہ احمد ابوداؤد)

جو شخص کسی قوم کی مشابہت کو اختیار کرے وہ گویا اسی قوم میں سے ہے (مسند احمد و سنن ابوداؤد)

ہمارے ہاں سر ڈھانپنے کے لئے دینی اور سماجی حلقوں میں قراقلی ٹوپی (جناح کیپ یا لیاقت کیپ) پہننے کا جو رواج چلا ہے اس میں نہ صرف تصنع ہے بلکہ موسم گرما میں اس کا پہننا ایک اذیت سے کم نہیں چمڑے کی صفائی میں کیمیاوی اجزاء کے استعمال سے اس کا پاک ہونا بھی مشتبہ ہے۔ علاوہ ازیں اس میں اسراف کا بھی پہلو ہے کہ اصلی قراقلی ٹوپی فی زمانہ پانچ سو روپے سے کم میں نہیں ملتی۔ مزید براں اس میں ظلم پنہاں ہے کہ نرم کھال حاصل کرنے کے لئے بھیڑ بکری کے نوزائیدہ بچے کو ذبح کر دیا جاتا ہے۔ جب کہ اس کا گوشت بھی قابل استعمال نہیں ہوتا۔

کسی بزرگ نے سچ کہا ہے کہ جب سے قراقلی ٹوپی آئی ہے نمازوں میں خشوع وخضوع باقی نہیں رہا۔ اس لئے اشد ضروری ہے کہ منبر و محراب سے عمامہ کو رواج دینے اور مقبول عام بنانے کے لئے خواص و عوام الناس کو اس کا احساس دلایا جاتے تاکہ ہمارے معاشرے میں اس کی قدر و منزلت ہو کہ اس کی نسبت کسی قومی لیڈر کی بجائے براہ راست سرور کائنات سے ہے جن کے نورانی طریقوں میں ہماری دنیاوی اور اخروی کامیابی ہے اور جن کی ایک سنت مطہرہ اپنانے سے دوسری سنتوں کے اپنانے کے راستے کھل جاتے ہیں۔ تجربہ شاہد ہے کہ ڈاڑھی رکھنے اور مونچھیں کٹوانے سے مغربی لباس ترک کرنا اور اسلامی وضع وقطع اختیار کرنا آسان ہو جاتا ہے۔ دل میں اسلام کی عظمت آجاتی ہے۔ بچوں کی دینی تعلیم وتربیت کی فکر ہوتی ہے۔ اور طبیعت اللہ اور اللہ کے رسول کی نافرمانی سے بچنے کے لئے چوکس ہو جاتی ہے،

چنانچہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:۔

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○ (آل عمران آیت ۳۱)

آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) فرما دیجئے کہ اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتے ہو تو تم لوگ میری اتباع کرو اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرنے لگیں گے اور تمہارے سب گناہ معاف کر دیں گے اور اللہ تعالیٰ بڑے معاف کرنے والے اور بڑی عنایت فرمانے والے ہیں۔ (۳۱ - ۳۲)

ہمارے لئے مکمل اتباع کا نمونہ حضورؐ کی ذات گرامی ہے جس کا فیصلہ خود اللہ تعالیٰ نے واضح طور پر قرآن مجید میں ان الفاظ

کے ساتھ کردیا ہے۔

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ يَرْجُو اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ اللَّهَ كَثِيرًا (سورۃ الاحزاب آیت ۲۱)

درحقیقت تمہارے لئے اللہ کے رسول میں ایک بہترین نمونہ ہے ہر اس شخص کے لئے جو اللہ اور یوم آخر کا امیدوار ہو اور کثرت سے اللہ کو یاد کرے

(۲۱-۲۳)

مرد کے چہرے کی زینت ڈاڑھی سے ہے اور سر کی زینت عمامہ سے ہے در اصل عمامہ سر کا تاج ہے اسے چھوڑنا گویا تاج و تخت سے دستبردار ہونا ہے جو کہ ایک مسلمان کا شیوہ نہیں ہے۔

لہذا آیئے آج ہی حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس بھولی بسری سنت کو زندہ کرکے سو شہیدوں کے ثواب کے مستحق بنیں۔ علامہ اقبال نے کیا خوب کہا ہے ؎

کی محمد سے وفا تونے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

درج ذیل ارشاد نبوی پر غور و فکر کی دعوت کے ساتھ یہ عریضہ ختم کرتا ہوں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ أُمَّتِي يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ إِلَّا مَنْ أَبَى قِيلَ وَمَنْ أَبَى قَالَ مَنْ أَطَاعَنِي دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ أَبَى (رواہ البخاری)

حضرت ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری سب امت جنت میں داخل ہوگی مگر جس نے انکار کیا۔ کہا گیا کس نے انکار کیا۔ فرمایا جس نے میری اطاعت کی جنت میں داخل ہوگا اور جس نے میری نافرمانی کی پس اس نے انکار کیا (بخاری شریف)

آخر میں استدعا ہے کہ اس عریضہ میں پیش کردہ گذارشات اور ترغیبی کلمات کو اپنے مقتدیوں، طلباء، سامعین تک پہنچائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں عمل کی توفیق نصیب کرے۔

جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

قفا عقابیق!

ڈائجسٹ۔ کو فروغ دیا جارہا ہے اور ان کا مطالعہ نئی پود کی اکثریت کا محبوب مشغلہ بن گیا ہے۔ وہاں ویڈیو گیمز، وی سی آر فحش، مخرب اخلاق فلموں اور بلیو پرنٹ کا زہر بھی بڑی تیزی سے سرایت کررہا ہے۔ ان گندگیوں کے خلاف جہاد کرنا جہاں حکومت کا فرض ہے وہاں ہر دردمند مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ ان خرافات کے مقابلہ میں سینہ سپر ہو جائے یہاں تک کہ ان برائیوں کا قلع قمع ہو جائے۔

ضرورت اس امر کی ہے کہ ہمارے ادیب حضرات ان جاسوسی کہانیوں کے مقابلہ میں اکابر امت کے مجاہدانہ کارنامے سلیس اور سہل انداز میں لکھ کر نئی پود کے رخ کو موڑ دیں۔

ہمارے بزرگ جناب وحید اللہ صدیقی صاحب قابل صد مبارک باد ہیں کہ انہوں نے اس طرف توجہ فرمائی اور نونہالوں کے ذہن میں جہاد کا جذبہ بیدار کرنے کے لئے بالاکوٹ کے شہداء حضرت سید احمد شہیدؒ اور حضرت شاہ اسماعیل شہیدؒ کے حالات کو مختصر انداز میں قلمبند کیا ہے۔

بالاکوٹ ضلع ہزارہ کا وہ عظیم قصبہ ہے جہاں ان حضرات نے سکھوں کے مظالم کے خلاف جہاد کرتے ہوئے جام شہادت نوش کیا تھا

یہ کتابچہ بچوں کے علاوہ بڑوں کے لئے بھی بہت مفید اور معلوماتی ہے۔ حق تعالیٰ شانہٗ مؤلف کی محنت کو قبول فرمائے اور بڑوں کے لئے مفید اور بچوں کے لئے اصلاح کا ذریعہ بنائے

حضرت جابر رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اہل جنت جنت میں کھائیں گے اور پئیں گے بھی، لیکن نہ تو انہیں تھوک آئیگا اور نہ پیشاب پاخانہ ہوگا اور نہ ان کے ناک سے رینٹھ آئیگی بعض صحابہ نے عرض کیا کہ پھر کھانے کا کیا ہوگا (یعنی کہاں جائیگا) تو آپ نے فرمایا کہ ڈکار اور پسینہ مشک کے پسینے کی طرح (غذا کا اثر ان دو طریقوں سے نکل جایا کریگا) اور اہل جنت کی زبانوں پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے اللہ تعالیٰ کی حمد و تسبیح اس طرح جاری ہوگی جس طرح تمہارا سانس جاری رہتا ہے۔ (مسلم شریف)

مولانا حبیب الرحمٰن کمنڈو

دوسری اور آخری قسط

حضرت علامہ انور شاہؒ صاحب کشمیری
اور
علامہ اقبالؒ

دسمبر ۱۹۲۸ء میں پنجاب یونیورسٹی کی طرف سے ایک جلسہ کیا گیا تھا جس کی صدارت ڈاکٹر اقبال نے کی تھی۔ اس جلسہ میں ڈاکٹر صاحب نے یہ قصہ سنایا۔ جلسہ میں کلکتہ سے آئے ہوئے پروفیسروں کے علاوہ حیدرآباد سے حضرت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب خان شیروانیؒ بھی تشریف لائے تھے۔ ڈاکٹر اقبال نے جلسہ میں یہ قصہ سنایا تو حاضرین کی حیرت کی انتہا نہ رہی

(ماہنامہ دارالعلوم اگست ۱۹۷۴ء)

۱۹۲۸ء میں اقبال مرحوم اورینٹل کانفرنس لاہور کے شعبہ عربی و فارسی کے صدارتی خطبے حکمائے اسلام کے عمیق تر مطالعے کی دعوت میں لکھتے ہیں۔

”لیکن جدید ریاضیات کے اہم ترین تصورات میں سے ایک تصور کا یہ مختصر حوالہ بالا میرے ذہن کو عراقی کی تصنیف ”غایۃ الامکان فی درایۃ المکان“ طرف منتقل کر دیتا ہے۔ مشہور حدیث ”لَا تَسُبُّوا اللّٰہَ الدَّھْرَ لِاَنَّ الدَّھْرَ ھُوَ اللّٰہ“۔ میں دہر“ یعنی (TIME) کا جو لفظ آیا ہے اس کے متعلق مولانا انور شاہ صاحب سے جو دنیائے اسلام کے جید ترین محدثین وقت میں سے ہیں، ان سے میری خط و کتابت ہوئی۔ اس مراسلت کے دوران میں مولانا موصوف نے مجھے اس مخطوطے کی طرف رجوع کرایا۔ اور بعد ازاں میری درخواست پر ازراہ عنایت مجھے اس کی ایک نقل ارسال کی“۔ (دارالعلوم مارچ ۱۹۷۵ء)

اقبال مرحوم نے اپنے معرکۃ الآراء چھ انگریزی خطبات The Reconstruction of Religious Thought in Islam کے سلسلے میں حضرت شاہ صاحب سے ختم نبوت، قتل مرتد اور مسئلہ زمان و مکان کے بارے میں خاص طور پر استفادہ کیا ہے۔

اسی طرح قادیانیت کے خلاف ڈاکٹر صاحب کا جو فاضلانہ مقالہ ہے وہ دراصل نتیجہ ہے حضرت شاہ صاحب کی فیضِ صحبت کا۔ جب علامہ مرحوم نے یہ مقالہ تحریر فرمایا تو اسے انگریزی اخبارات نے بھی شائع کیا جس سے پورے پنجاب میں ایک تلاطم کی سی کیفیت پیدا ہوئی۔

بہاولپور کے معرکۃ الآراء مقدمہ کی پیروی کے سلسلے میں حضرت شاہ صاحب ۱۹ر اگست ۱۹۳۲ء کو بہاولپور پہنچے، ۲۵ر اگست کو ان کا بیان شروع ہوا جو متواتر پانچ روز تک جاری رہا۔ مولانا محمد انوری لائلپوری کا بیان ہے کہ اس سفر کے دوران حضرت شاہ صاحب نے لاہور میں بھی دو روز قیام فرمایا۔ آسٹریلین بلڈنگ کی مسجد میں بعد نماز فجر وعظ فرمایا۔ علماء فضلاء عوام و خواص بالخصوص ڈاکٹر محمد اقبال مرحوم اور ان کے ساتھی اہتمام سے حاضر ہوتے تھے الخ

(حیات انور ص ۳۲۷)

چونکہ اس سفر سے واپسی کے بعد حضرت شاہ صاحب کی تکلیف نے شدت اختیار کی اور آپ صاحب فراش ہوئے یہاں تک کہ ۲۹ر مئی ۱۹۳۳ء کو جان جان آفرین کے سپرد فرمائی،

اس لئے اغلب ہے کہ متذکرہ صدر ملاقات (یعنی اگست ۱۹۳۲ء) ہی علامہ اقبالؒ اور علامہ انور شاہؒ کی آخری ملاقات رہی ہو۔

حضرت شاہ صاحبؒ کی رحلت پر اقبال مرحوم کو کتنا صدمہ ہوا ہوگا؟ اس کا اندازہ کرنا کوئی مشکل امر نہیں ہے کیونکہ صاف ظاہر

ہے کہ علامہ اقبال اگر اپنے وقت میں کسی عالم دین سے متاثر ہوئے تھے وہ حضرت شاہ صاحب ہی کی ذات گرامی تھی۔

بہر حال علامہ اقبالؒ نے مولانا مرحوم کو جن الفاظ میں خراج عقیدت پیش کیا ہے واقعی آب زر سے لکھنے کے قابل ہیں۔ فرماتے ہیں:۔

"اسلام کی ادھر کی پانچ سو سالہ تاریخ شاہ صاحب کی نظیر پیش کرنے سے عاجز ہے۔"

(چٹان لاہور پاکستان بحوالہ دار العلوم مارچ ۱۹۷۵ء)

(مقدمہ انوار الباری جلد ۲ صہ ۲۲۵)

دل کو روؤں کہ یا جگر کو تیر
میری دونوں سے آشنائی ہے

علامہ اقبالؒ روح اسلام کی جہانگیریت اور اپنے فلسفہ کی آفاقیت کے باوجود کشمیر اور کشمیریت کے لئے ایک خاص جذبہ اپنے قلب کے نہاں خانہ میں محفوظ پاتے تھے جن کا اظہار وقتاً فوقتاً ہوتا رہتا تھا حضرت شاہ صاحب کی ذات سے آپ کے بے نظیر علم وعمل اور عبقریت کے علاوہ کشمیریت کی وجہ سے بھی علامہ کو محبت تھی حضرت شاہ صاحب کے انتقال کے بعد علامہ کی خود اپنی بقیہ زندگی کے جو چار پانچ سال ہیں وہ بیماریوں اور جسمانی عوارضات کی نذر ہوئے ہیں۔ اور دور میں موصوف نے اپنے احساسات کو اکثر چارپائی پر لیٹے لیٹے لکھا ہے۔ یا لکھوا دیا ہے۔ اسی زمانہ کے کوئی ۱۹ قطعات ہیں جو "ملا زادہ ضیغم لولابی کشمیری کا بیاض" کے عنوان کے تحت ارمغان حجاز میں شامل کئے گئے ہیں۔ پہلا قطعہ صاف صاف حضرت شاہ صاحب کی جدائی کے رنج وغم اور حسرت کے آنسوؤں میں ڈوبے ہوئے جذبات کا آئینہ دار ہے۔ شاعر حضرت شاہ صاحب کے مقام پیدائش لولاب کو بھی اپنی سوگواری میں شریک بنا کر "اے وادیٔ لولاب، اے وادیٔ لولاب" کی تکرار کر رہا ہے۔ اس نظم سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ علامہ اقبال کی نگاہ میں حضرت شاہ صاحب منبر و محراب کے حقیقی وارث، نواہائے جگر سوز کے نے نواز، اذان سحری سے دلوں کو بیدار کر دینے والے درویش اور ایک عظیم الشان کشمیری تھے۔ اس لئے علامہ اپنے ان خیالات کو جو کشمیر کے ماضی، حال، اور مستقبل کے بارے میں ان انیس قطعات میں ظاہر کئے گئے ہیں۔ حضرت شاہ صاحب کا فیضان قرار دیکر کہتا ہے "ملا زادہ ضیغم لولابی کشمیری کا بیاض"

ان قطعات میں بعض دیگر شخصیات مثلاً میر واعظ مولانا محمد یوسف شاہؒ۔ مولانا میرک شاہ اندرابیؒ اور شیخ و برہمن وغیرہ کی طرف بھی تلمیحات ہیں۔ (قطعہ نمبر ۹ - ۱۰) جو ۱۹۳۱ء سے ۱۹۳۸ء علامہ کی وفات تک، کشمیر کی سیاست کے پس منظر میں موجود تھے ان میں سے ہر ایک پر علامہ کی نظر تھی۔ لیکن جو بلند امیدیں موصوف نے حضرت شاہ صاحبؒ کی ذات سے وابستہ کر رکھی تھیں وہ رسمی سیاست سے ورا ء الورا ء تھیں۔ اس پس منظر میں "اے وادی لولاب" کا قطعہ پڑھ لیجئے تاکہ اقبالؒ اور انور شاہؒ کے باہمی تعلقات کا کچھ اندازہ ہو جائے"

بقیہ مرزا اور مسئلہ جہاد

کے بعد تلوار کا کوئی جہاد نہیں" (خطبہ الہامیہ ص ۲۸ - ۲۹ اشتہار چندہ منارۃ المسیح)

۱۵ "ضمیمہ تحفہ گولڑویہ" صہ ۳۹ پر لکھا کہ

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال
دیں کے لیے حرام ہے اب جنگ اور قتال
اب آگیا مسیح جو دین کا امام ہے
دیں کی تمام جنگوں کا اب اختتام ہے
اب آسماں سے نور خدا کا نزول ہے
اب جنگ اور قتال کا فتویٰ فضول ہے
دشمن ہے وہ خدا کا جو کرتا ہے اب جہاد
منکر نبی کا ہے جو یہ رکھتا ہے اعتقاد

حضرت ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ مخلوق کس چیز سے پیدا کی گئی؟ فرمایا پانی سے۔ پھر ہم نے عرض کیا کہ جنت کس چیز سے بنی ہے؟ (یعنی اس کی تعمیر پتھروں سے ہوئی ہے یا اینٹوں سے یا کس چیز سے؟) آپ نے فرمایا اس کی تعمیر اس طرح ہے کہ ایک اینٹ سونے کی اور ایک اینٹ چاندی کی اور اس کا مسالہ (جس سے اینٹوں کو جوڑا گیا ہے) تیز خوشبودار مشک ہے اور وہاں کے سنگریزے جو بچھے ہوئے ہیں وہ موتی اور یاقوت ہیں۔ اور وہاں کی خاک گویا زعفران ہے جو لوگ اس جنت میں پہنچیں گے ہمیشہ عیش سے رہیں گے اور کوئی تنگی تکلیف نہ ہوگی اور ان کو موت نہیں آئیگی اور ان کی جوانی زائل نہ ہوگی (ترمذی)

آپ کے خطوط

مجلس کی خدمات قابلِ صد تعریف و تحسین ہے

بخدمت جناب مدیر "ختم نبوت" ہفت روزہ کراچی

السلام علیکم

خدمت اقدس میں گذارش ہے کہ آپ کے ادارے سے شائع ہونے والا ہفت روزہ رسالہ "ختم نبوت" ایک سال کے لئے بذریعہ وی پی ارسال فرما کر بندے کو ممنون اور مشکور فرما دیں۔

ہمارے کرم فرما متولی جناب معین صدیقی صاحب نے ہفت روزہ "ختم نبوت" ۹ راگست ۱۹۸۴ء مجھے عنایت فرما کر کہا کہ آپ اس رسالہ کو بغور پڑھیں اگر آپ کو پسند آجائے تو بذریعہ "وی پی" ایک سال کے لئے ادارہ سے منگوالیں۔ چندہ کی رقم میں اپنی جانب سے ادا کردونگا۔

میں نے کہا کہ اس رسالے کے شائع کرنے والے تو عاشقانِ سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ ہیں۔ جنہوں نے اپنی زندگی جھوٹے مدعی نبوت مرزا غلام قادیانی کے خلاف وقف کردی تھی۔ جن کی تقریر اور مواعظِ حسنہ کو میں بذات خود جب کہ وہ میری طالب علمی کے زمانہ میں "راندیر جامعہ حسینیہ" میں تشریف لاتے تھے تقریباً ہر سال سنتا رہا ہوں۔ جہل سبق کا ابتدائی سال تھا۔ جامعہ حسینیہ میں تشریف لائے اور ہماری کلاس میں بیٹھ گئے۔ مجھ ہی سے سوال کیا تھا کہ، کیا پڑھتے ہو؟ میں نے کہا "جہل سبق"۔

دو سال بعد جامعہ حسینیہ میں آپ کے دوبارہ آنے کا اتفاق ہوا اور مجھ ہی سے سوال کیا تھا اب کیا پڑھتے ہو؟ میں نے کہا "کریما" فرمایا کونسا باب پڑھتے ہو؟ جواب دیا "باب قناعت" فرمایا اس باب کا دوسرا شعر کونسا ہے میں نے کہا۔ "قناعت تونگر کند مرد را" الخ۔ فرمایا "شاباش"۔

غرضیکہ اس جانباز مجاہد کی کئی تقریریں سننے کا اتفاق طالب علمی کے زمانے میں ہوا ہے۔ آخر میں جو پُرجوش اور والہانہ جذبات سے پُر تقریر سُنی وہ لاہور میں سُنی تھی، جب کہ میں مولانا احمد علی لاہوریؒ سے تفسیر پڑھنے کے لئے ۱۹۴۴ء میں گیا تھا وہ تقریر بھی قادیانیوں کے خلاف تھی جو اپنی نوعیت میں انوکھی تھی۔ حضرت امیر شریعتؒ شب کو ۱۱ بجے تقریر کے لئے کھڑے ہوئے جو صبح کی اذان تک جاری رہی، ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے مجمع پر جادو کردیا گیا ہے، صبح کی اذان ہوچکی تھی پھر بھی مجمع سے آواز آرہی تھی "کہے جائیے، کہے جائیے"۔

آپ حضرات حقیقی معنی میں اس پرآشوب زمانے میں اسلام کی خاطر اور جھوٹے مدعیانِ نبوت کا قلع قمع کرنے کی خاطر جو محنت اور جانفشانی سے کام کر رہے ہیں وہ قابل صد تعریف اور تحسین ہے۔ جس کا معاوضہ آپ حضرات کو حق جل مجدہٗ قیامت کے روز عطا فرمادیں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ حضرات کے اس جذبہ کو قائم ودائم رکھے۔ آمین۔

"غلام احمد خطیب بلال مسجد
محمد علی سوسائٹی کراچی"

بقیہ خصائل نبویؐ

کرتے تھے وہ کہتے تھے کہ یہ خواب ہے حق تعالیٰ جل شانہٗ اپنے لطف سے ہم لوگوں کو بھی یہ دولت نصیب فرمادے تو اس کے کرم سے بعید نہیں۔

ختم نبوت کانفرنس مانچسٹر برطانیہ کی قرار دادیں

مانچسٹر سے ایک رپورٹ

محمد اقبال رنگونی

- صدارتی آرڈی ننس کے نفاذ کا خیر مقدم
- مرزا طاہر پر پاکستان کی اعلیٰ عدالت میں مقدمہ چلا کر قرار واقعی سزا دی جائے۔

۹ر اگست ۱۹۸۴ء کو اسلامک اکیڈمی میں ختم نبوت کانفرنس ہوئی تھی جس میں جمعیت علمائے برطانیہ کے تمام اکابر تشریف لائے تھے۔ حضرت مولانا محمد یوسف متالا صاحب کی صدارت اور مفتی عبدالعزیز صاحب مظاہری مفتی مظاہر العلوم سہارن پور مہمان خصوصی تھے۔ اس میں قرار دادیں پیش کی گئیں۔ ان میں سے چند درج ذیل ہیں:-

۱ــ "ختم نبوت کانفرنس" نے پاکستان میں نظام اسلام کے نفاذ میں غیر معمولی تاخیر پر گہری تشویش کا اظہار کیا اور مطالبہ کیا کہ پاکستان کے اساسی نظریہ اور امت مسلمہ خصوصاً اہالیانِ پاکستان کے دیرینہ مطالبہ کو پورا کرتے ہوئے بلا تاخیر مکمل نظام اسلام کا نفاذ کیا جائے۔ شرکاء کانفرنس نے جزوی اسلامی نظام کے نفاذ کے عمل کو غیر مؤثر قرار دیا۔ اور اس عزم کا بھی اظہار کیا کہ پاکستان کی سالمیت صرف اور صرف اس مطالبہ کے پورا ہونے میں مضمر ہے۔

۲ــ ختم نبوت کانفرنس مانچسٹر نے صدر پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق صاحب کو اس آرڈی ننس کے نفاذ کا خیر مقدم کیا جس میں قادیانی گروہ کو تمام اسلام دشمن اور عقیدہ ختم نبوت کے منافی سرگرمیوں سے روک دیا گیا اور جس کی خلاف ورزی کو قابل دست اندازی پولیس بھی قرار دیا۔ اور ان تمام اصطلاحات سے جو امت مسلمہ کی دل آزاری کا موجب ہیں کے استعمال سے قادیانی گروہ کو روکنا یقیناً ایک قابل تحسین کارنامہ ہے۔

۳ــ "ختم نبوت کانفرنس" نے علمائے کرام اور مبلغین ختم نبوت کے ساتھ قادیانی گروہ کی غنڈہ گردی پر شدید غم و غصہ کا اظہار کیا اور حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا کہ وہ مولانا محمد اسلم قریشی اور مولانا اشرف ہاشمی کی فوری بازیابی کے لئے مثبت قدم اٹھائے اور ان لوگوں کو کیفر کردار تک پہنچائے جنہوں نے حضرت مولانا اللہ یار ارشد کو اپنے مذموم مقاصد کی تکمیل کے لئے قاتلانہ حملہ سے بھی دریغ نہ کیا۔ اور اس گروہِ باطل کے سرغنہ مرزا طاہر پر ملک کی اعلیٰ عدالت میں مقدمہ چلائے اور قرار واقعی سزا دی جائے۔

۴ـ ختم نبوت کانفرنس نے اس امر کو قابل صد افسوس قرار دیا جس میں پاکستانی خواتین کے لئے پاسپورٹ کے علاوہ شناختی کارڈ پر بھی تصویر کا چھاپاں کرنا ضروری قرار دیا۔ کانفرنس نے مطالبہ کیا کہ اس پابندی کو فوری طور پر واپس لیا جائے، بلکہ خواتین کی آبرو کو محفوظ ترین بنانے کے لئے پردہ جیسے حکیمانہ حکم کو جلد از جلد نافذ کیا جائے۔

دُعا کی اپیل

خطیب پاکستان حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی مدظلہ العالی کی اہلیہ محترمہ ہسپتال میں داخل ہیں۔ اپریشن ہوا ہے۔ تمام احباب سے شفایابی کے لئے دُعا کی خصوصی درخواست ہے

اعلیٰ عہدوں پر فائز قادیانی افسران بدعنوانی اور فحاشی کے ذمہ دار ہیں

عبدالحق لاہور

۴ جولائی کے "جنگ" میں آپ کے کراچی کے نامہ نگار کے حوالے سے یہ خبر صفحہ اول پر شائع ہوئی ہے کہ:۔

"کلیدی عہدوں پر کام کرنے والے قادیانیوں کی مکمل فہرستیں اس ماہ صدر مملکت کو پیش کر دی جائیں گی اور ستمبر سے غیر قانونی اور اسلام کے منافی سرگرمیوں میں ملوث قادیانیوں کی برطرفی یا تنزلی کا کام شروع کر دیا جائیگا۔ مزید برآں چاروں صوبوں میں اعلیٰ عہدوں پہ کام کرنے والے قادیانیوں کے متعلق کاروائی بعد میں کیجائیگی"

اس خبر میں ـــــ کہا گیا ہے کہ صرف صوبہ سندھ میں پانچ ہزار سے زائد قادیانی اعلیٰ سرکاری عہدوں پہ فائز ہیں۔

پہلے تو یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اتنی بڑی تعداد میں اس چھوٹی سی غیر مسلم اقلیت کے لوگ اعلیٰ عہدوں پر کس طرح مسلط ہوئے؟ پاکستان کی کل آبادی کے لحاظ سے یہ ایک فیصد بھی نہیں ہیں لیکن معلوم ایسا ہوتا ہے کہ ہر دوسرا سرکاری اعلیٰ افسر قادیانی ہے، صریحاً ملک کے خلاف یہ ایک سازش ہے، پاکستان اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا تھا اور برصغیر کے مسلمانوں نے اس کے لئے بے پناہ جانی اور مالی قربانیاں دی تھیں۔ جبکہ قادیانیوں نے اس کی بھرپور مخالفت کی تھی لیکن سابقہ حکومتوں کی نااہلی کی وجہ سے قادیانی اس پر عملاً حکمران ہیں اور مسلمان تعلیم یافتہ نوجوان خصوصاً سندھ میں سڑکوں پر مارے مارے پھر رہے ہیں اور ملک پر اس کے انتہائی خطرناک سیاسی، سماجی، اور اقتصادی اثرات مرتب ہو رہے ہیں۔

غیر مسلم قادیانی جہاں کہیں بھی اعلیٰ عہدے پر فائز ہوتا ہے۔ وہ درجنوں کی تعداد میں اپنے ہم مذہبوں کو بھرتی کروا دیتا ہے اور مسلمان افسر جو اس کا تدارک کرنے کے مجاز اور اہل ہو سکتے ہیں ایسے بے حس لاتعلق واقع ہوئے ہیں کہ وہ کوئی پرواہ نہیں کرتے کہ مسلمانوں کی کتنی حق تلفی ہو رہی ہے۔ نیم سرکاری اداروں بشمول قومیائی گئی صنعتوں میں یہ بیماری عام ہے کیونکہ اس قسم کے اداروں میں ملازمت کے حصول کے لئے کوئی خاص قواعد وضوابط موجود نہیں ہیں۔ اس لئے قادیانی مختلف حیلوں بہانوں سے ان اداروں میں گھس آتے ہیں۔ اور اپنے ماتحت مسلمان ملازمین کو جو قابلیت ایمانداری اور فرض شناسی سے اپنے فرائض انجام دیتے ہیں طرح طرح سے تنگ اور ذلیل کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ اکثر ان کی سالانہ رپورٹیں خراب کی جاتی ہیں اور زبانی بھی تذلیل کی جاتی ہے، علاوہ ازیں وہ لوگ جو دین اسلام کے پابند ہیں یا ان سے مذہبی اختلاف رکھتے ہیں ان کے عتاب کا نشانہ بنتے ہیں، باقاعدہ سرکاری محکموں میں بھی صورت حال زیادہ مختلف نہیں ہے۔ یہ کتنی شرمناک بات ہے کہ ایک چھوٹی سی غیر مسلم اقلیت مسلمانوں کے اپنے ہی ملک میں ان کے لئے اتنی بڑی اذیت، ذلت، اور حق تلفی کا باعث بنی ہوئی ہے۔

متذکرہ خبر میں کہا گیا ہے کہ صرف غیر قانونی اور اسلام کے منافی سرگرمیوں میں ملوث قادیانیوں کی برطرفی یا تنزلی ہوگی۔ قانونی طور پر ایسے الزامات کو ثابت کرنا اگر ناممکن نہیں تو انتہائی مشکل ضرور ہے اس مذہب کے لوگ انتہائی منظم ہیں، ظاہر ہے کہ وہ اگر ملک اور قوم

کے ... کوئی قدم اٹھائیں گے تو کوئی قابل گرفت ثبوت اپنے لئے نہ چھوڑیں گے۔ علاوہ ازیں صرف کلیدی عہدوں کے حامل قادیانیوں کا ہی ذکر کیوں کیا گیا ہے اس کا مطلب یہ ہوا کہ غیر کلیدی (جو گریڈ ۱۶ تک بھی ہو سکتی ہیں) آسامیوں پر قادیانی جتنی بڑی تعداد میں تعینات ہو کر مسلمانوں کی جس حد تک چاہیں حق تلفی کر سکتے ہیں۔ بعض حالات میں ایک کلرک بھی ایک اعلیٰ افسر سے زیادہ نقصان پہنچا سکتا ہے۔

آپ کے نامہ نگار کے مطابق صرف صوبہ سندھ میں اعلیٰ عہدوں پر فائز قادیانیوں کی تعداد پانچ ہزار ہے اس لحاظ سے اس اہم صوبہ میں غیر اہم سرکاری قادیانی عہدیدار ایک ڈیڑھ لاکھ کی تعداد میں ضرور ہونگے گویا سارے ملک میں کام کرنے کے قابل قادیانیوں کی کل آبادی سرکاری یا نیم سرکاری نوکریوں سے لطف اندوز ہو رہی ہے اور پاکستان میں آہستہ آہستہ جو سیاسی، معاشرتی، اقتصادی، تعلیمی اور دیگر شعبوں میں حالات پیدا ہو چکے ہیں وہ ہم سب کے سامنے ہیں۔

یہ کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں ہے کہ قادیانی مذہب ہندوستان میں انگریزی سامراج کا پروردہ ہے جسے مسلمانوں کے اتحاد سے خوفزدہ ہو کر انگریزوں نے مسلمانوں کے درمیان پھوٹ ڈالنے کے لئے ایجاد کیا تھا۔ اسرائیل سے جو خود بھی انگریزوں کا قائم کردہ ناسور ہے، اس طبقہ کے گہرے تعلقات ہیں اور قادیانیوں کی ایک اچھی خاصی تعداد اسرائیل میں آباد ہے، اسرائیل مسلمان ملکوں کے خلاف کھلی جارحیت کے علاوہ ان میں اندرونی خلفشار پیدا کرنے کے لئے کیا ہتھکنڈے استعمال کرتا ہے؟ یہ بھی سب لوگ جو کچھ سیاسی سوجھ بوجھ رکھتے ہیں جانتے ہیں۔ یعنی عوام میں فحاشی، عریانی اور ہر طرح کی بے راہ روی پھیلانا، سیاسی و انتظامی انتشار کو فروغ دینا، افواہوں کے ذریعے لوگوں میں بددلی پیدا کرنا اور مناسب موقعوں پر تخریب کاری کرانا، اپنے مقاصد کے حصول کے لئے اسرائیل کے پاس یہودیوں کے بے پناہ مالی وسائل ہیں۔ جو مغربی یورپ اور امریکہ کی صنعت اور کاروبار پر چھائے ہوئے ہیں۔

پاکستان سے اسرائیل کو خاص دشمنی اس لئے ہے کہ پاکستان نے ہمیشہ اسرائیلی جارحیت کے خلاف عربوں کی حمایت کی ہے اب اس سے یہ اندازہ لگانا مشکل نہیں کہ پاکستان میں تقریباً ہر شعبہ زندگی میں جو تشویشناک حالت پائی جاتی ہے اس کے لئے اسرائیل اور اس کے حواری کن لوگوں کو استعمال کرتے ہوں گے"

مرزا طاہر بیگ جو قادیانیوں کا پیشوا ہے۔ قادیانیوں کے متعلق صدارتی آرڈی نَنس نافذ ہوتے ہی ملک سے اپنے بیوی بچوں سمیت فرار ہو گیا۔ ظاہر ہے کہ اس کا یہ فعل ان ملک دشمن سرگرمیوں کی غمازی کرتا ہے جو ابھی تک منظر عام پر نہیں آئیں۔

آخر میں میں یہ عرض کروں گا کہ اتنی بھاری تعداد میں قادیانیوں کا سرکاری نوکریوں پر فائز رہنا خواہ وہ اعلیٰ ملازمتیں ہوں یا ادنیٰ بذات خود مسلمانوں کی حق تلفی کی وجہ سے یہ ایک اسلام دشمن فعل ہے قادیانیوں کو سرکاری نوکریوں پہ ان کی آبادی کے تناسب کی بنیاد پر رکھا جائے (اور یہی اصول دوسری اقلیتوں کے بارے میں اپنایا جائے) باقیوں کو سبکدوش کر کے یہ نوکریاں ان لوگوں کو دی جائیں جن کا ان پر حق ہے یعنی مسلمان۔ مارشل لاء کی حکومت میں تو یہ کام آسانی سے سرانجام دیا جا سکتا ہے، لیکن الیکشن کے بعد یہ مسئلہ اور اسکا حل ناممکن نہیں تو انتہائی مشکل ضرور ہو گا۔ اور قوم کے لئے گوناگوں مشکلات اور خطرات کا باعث بن جائیگا۔

موجودہ حکومت کو چاہئے کہ وہ تمام اقلیتوں کے لئے ان کی آبادی میں شرح کے مطابق سرکاری نوکریوں میں کوٹہ مقرر کرے۔ بشمول قادیانیوں کے، اور اگر کوئی قادیانی اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کر کے سرکاری نوکری حاصل کرنے کی کوشش کرے۔ تو اسے سخت سزا دی جائے جو طویل قید اور بھاری جرمانے پر مشتمل ہو،

صدر جنرل محمد ضیاء الحق قوم کی طرف سے مبارک باد کے مستحق ہیں کہ انہوں نے قادیانیوں کے متعلق آرڈی نَنس جاری کر کے ملک اور مسلم اُمّہ کے لئے ایک بہت بڑے فتنے کو لگام دی ہے

(روزنامہ جنگ لاہور ۲۰ / اگست ۱۹۸۴ء)

حضرت عوف بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میرے پاس میرے رب کی طرف سے ایک آنے والا پیغام لے کر آیا، اس میں میرے رب نے مجھے اختیار دیا کہ میں ان دو باتوں میں سے کوئی ایک بات اختیار کر لوں، یا یہ کہ اللہ تعالیٰ میری نصف امت کو جنت میں داخل فرما دیں یا یہ کہ مجھے شفاعت کا موقع ملے، تو میں نے حق شفاعت کو اختیار کر لیا۔ اور میری شفاعت ان لوگوں کے لئے ہو گی جو (ایمان و توحید کی میری دعوت کو قبول کر کے) اس حال میں مرے کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتے تھے (ترمذی)

منظور احمد الحسینی

نقد و نظر

تبصرہ کے لئے ہر کتاب کی دو جلدیں آنا ضروری ہیں

نام کتاب :۔ شرح مقدمۃ الصحیح للمسلم۔
مؤلف :۔ مفتی نظام الدین شامزی۔
کل صفحات :۔ ۴۶۴ ۔ قیمت درج نہیں۔
ناشر و ملنے کا پتہ :۔ شعبۂ تصنیف و تالیف جامعہ فاروقیہ کراچی

جہاں ہمارے دینی مدارس تعلیم و تعلم کا سلسلہ قائم کئے ہوئے ہیں وہاں تصنیف و تالیف کے شعبہ میں بھی وہ خود کفیل ہیں۔ برصغیر پاک و ہند میں یہ شعبہ دن بدن ترقی پذیر ہے اور تشریح طلب موضوعات پر نئی نئی تصنیفات و تالیفات معرض وجود میں آ رہی ہیں۔

بحمدہ تعالیٰ کراچی ہی میں چھوٹے اداروں کے علاوہ ہمارے تین بڑے جامعات ہیں۔ جن کی حیثیت دین کے قلعے کی ہے

۱:۔ جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن
۲:۔ دارالعلوم کورنگی کراچی
۳:۔ جامعہ فاروقیہ شاہ فیصل کالونی ۔ ان تینوں میں دیگر شعبہ جات کے علاوہ تصنیف و تالیف کے شعبے بھی قائم ہیں جہاں سے وقتاً فوقتاً گرانقدر علمی شہ پارے شائع ہوتے رہتے ہیں۔

زیر نظر مجموعہ صحاح ستہ کی معروف کتاب صحیح مسلم کے مشہور مقدمہ کی شرح ہے اس شرح کے ذریعہ سے علوم حدیث کی جو خدمت ہوئی ہے اس کا صحیح اندازہ حدیث کے طلبہ، یا حدیث کے اساتذہ کرام ہی کر سکتے ہیں۔ اس شرح کی بعض اہم خصوصیات درج ذیل ہیں۔

۱:۔ اصول حدیث کے بنیادی مسائل پر بھرپور محققانہ بحث کی گئی ہے۔
۲:۔ مقدمہ صحیح مسلم کے رجال متکلم فیہ پر تفصیل سے کلام کیا گیا ہے۔
۳:۔ مسئلہ معنعن پر مختصر اور جامع تقریر تمام متعلقہ کتب کو سامنے رکھ کر کی گئی ہے۔
۴:۔ مقدمہ کی پیچیدہ عبارت کی بامحاورہ اور معنیٰ خیز وضاحت
۵:۔ مقدمہ مسلم سے متعلق موجود تقریباً تمام مواد کا اس شرح میں احاطہ کیا گیا ہے۔
۶:۔ اساتذہ کی سہولت کے لئے ہر بحث میں متعلقہ حوالہ جات کو التزام کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے!
۷:۔ زبان سادہ، سہل اور عام فہم استعمال کی گئی ہے جس کی وجہ سے حدیث کے دقیق مسائل آسان ہو گئے ہیں

جناب مؤلف کو اس تحقیقی کاوش پر جتنی داد دی جائے کم ہے۔ امید ہے کہ اساتذہ اور طلبہ حدیث اس سے بھرپور استفادہ کریں گے!

نام کتاب :۔ مشہد بالاکوٹ :۔
مؤلف :۔ حضرت وحید اللہ صاحب صدیقی
سائز :۔ ۳۰ x ۲۰/۱۶ ۔ کل صفحات :۔ ۳۲ قیمت ۳/ روپیہ
ملنے کا پتہ :۔ پاک اکیڈمی دکان ۲۲، جامع مسجد باب الاسلام آرام باغ کراچی۔

آج جہاں گندے ناول، نگیٹ۔ عریاں تصاویر پر مبنی رسائل

WEEKLY **Khatme-Nubbuwat** KARACHI
Registered S. No. 3220

تاج و تختِ ختمِ نبوّت، زندہ باد!

پاکستان میں ہے مرزائیت مُردہ باد — جعلی اور بروزی نبوّت مُردہ باد
اب یہ کسی کو دھوکا دے سکتی ہی نہیں — ابلیسی طاغوتی قوّت مُردہ باد

اب تو شریعت کی ہے عدالت، زندہ باد!
تاج و تختِ ختمِ نبوّت، زندہ باد!

ربوہ کا ہے بہشتی "قبرستان" کہاں! — مرزا بشیر الدین کا ہے ارمان کہاں؟
دجل و فریب کے رنگین جال اب ٹوٹ گئے — ضیاءِ حق آ پہنچی، اب شیطان کہاں!

زندہ باد! آئینِ شریعت، زندہ باد!
تاج و تختِ ختمِ نبوّت، زندہ باد!

شاہ جی کے دل کی خواہش مشکور ہوئی — روز و شب کی ہر کاوش مشکور ہوئی
شیخ لاہوری سے لے کر بنوری تک — مخلص تھی سب کی کوشش مشکور ہوئی

قافلۂ سالارِ شریعت، زندہ باد!
تاج و تختِ ختمِ نبوّت، زندہ باد!

مولوی تاج محمود ہو یا کہ انصاری — آغا شورش ہو کہ مظفر علی شمسی
مظہر علی اظہر ہو یا ابوالحسنات — مولوی محمد علی، کفایت اور قاضی

سب ہیں راہروانِ جنّت، زندہ باد!
تاج و تختِ ختمِ نبوّت، زندہ باد!

خون تمہارا لے آیا ہے رنگ آخر — فیصلہ کن حق و باطل کی جنگ آخر
بھاگ گئی لندن اولادِ فرنگ آخر — دیکھ کے رہ گئی دنیا ساری دنگ آخر

اے شہدائے ختمِ نبوّت! زندہ باد!
تاج و تختِ ختمِ نبوّت! زندہ باد!

پاکستان میں نظمِ خلافت، زندہ باد! — عدل و مساوات اور اخوت، زندہ باد!
فرقہ بندی چھوڑ کے ایک اور نیک بنو — فرد ہوں سب مربوطِ ملّت، زندہ باد!

آخری نبیؐ کی آخری امّت! زندہ باد!
تاج و تختِ ختمِ نبوّت، زندہ باد!

بشکریہ ہفت روزہ خدام الدین لاہور

۱۵ اگست ۱۹۸۴ء ——— قلم برداشتہ ——— حکیم آزاد شیرازی مدیر تذکرہ لاہور